عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوة

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۷ | ۸ تا ۱۴؍ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲؍دسمبر ۲۰۱۸ء | شمارہ: ۴۷

مدنی ریاست کے امیر کی خصوصیات

کرتارپور کوریڈور اور شورش کی پیشگوئی

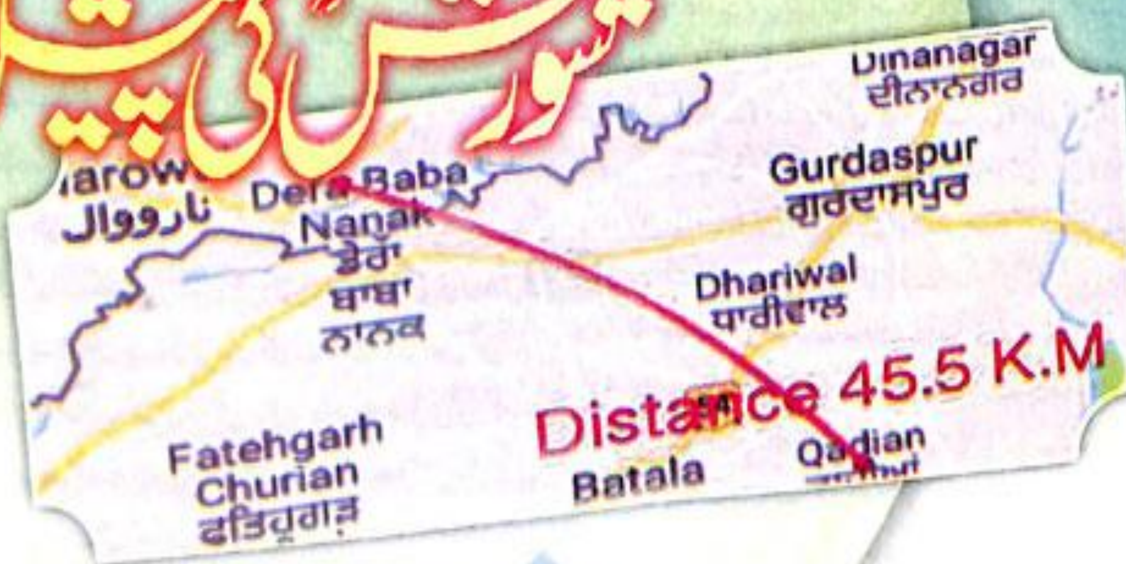

سیرت طیبہ کا لذیذ و شیریں موضوع

دنیا و آخرت میں نجات کا ذریعہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

کتنی طلاقیں واقع ہوئیں دو یا تین؟

س:......میں نے فروری ۲۰۱۷ء میں پہلی بیوی کو بنا بتائے دوسری شادی کی۔ پہلی بیوی کے ساتھ ۲۰۱۸ء میں حج پر گیا۔ مدینے میں پہلی بیوی کو کسی بات پر شک ہوا مجھ سے پوچھا: میں نے سچ بتادیا۔ اس کے بعد پہلی بیوی کھانا پینا چھوڑ کر مسجد نبوی میں جا کر بیٹھ گئی۔ میں نے بات کرنی چاہی تو اس نے شرط رکھ دی کہ یا تو مجھے رکھ یا اسے۔ میں نے اسے ٹالنے کے لئے کہا کہ ٹھیک ہے اب میں اس سے کوئی رابطہ نہیں رکھوں گا، لیکن اس نے طلاق کا مطالبہ کردیا کہ پاکستان جانے سے پہلے اسے طلاق دو ورنہ پاکستان جا کر تم کو مجھے چھوڑنا ہوگا اور میں اپنے چاروں بچے لے کر اپنے میکے چلی جاؤں گی اور سلائی کر کے اپنے بچوں کو پال لوں گی۔ وہ نہیں مانی اور میں نے اس کو ٹالنے کے لئے ایک طلاق واٹس ایپ کے ذریعے بھیج دی، لیکن اس کے ساتھ ہی موبائل نمبر پر بھی ایک طلاق لکھ کر بھیج دی کہ دونوں میں سے ایک اس کو مل جائے گی تاکہ میں پہلی کے سامنے قسم کھا سکوں۔ ان دونوں طلاقوں کو لکھا الگ الگ ہی تھا، لیکن میری نیت ایک ہی طلاق کی تھی۔ لیکن پہلی بیوی نے وہ کسی سے پڑھوائی اور مجھے پھر فورس کیا کہ تین طلاق نہیں ہوئی، پھر مجبوراً نا چاہتے ہوئے بھی مجھے ایک بار پھر واٹس ایپ پر طلاق لکھ کر اس کو سینڈ کرنا پڑی، جو کہ اس کو ریسیو نہیں ہوئی اور موبائل نمبر والا ایس ایم ایس بھی اس کو نہیں ملا۔ اس وقت میرے ذہن میں تھا کہ اب دو طلاق ہوجائیں گی؟

ج:......مذکورہ تحریر کی رو سے تو بظاہر یہ تین طلاق ہی ہیں۔ سائل کا یہ کہنا کہ پہلی دونوں طلاقوں میں میری نیت ایک طلاق ہی کی تھی، تو اس میں دیانتاً ان کی نیت کا اعتبار کیا جاسکتا ہے، لیکن قضاءً ان کی نیت معتبر نہیں، آیا حقیقت اور سچ کیا ہے دلوں کا حال تو اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور حقیقی معاملہ بھی اسی کے ساتھ ہے، اس لئے آپ کسی مستند عالم مفتی کے پاس جا کر ان کو پوری صحیح صورت حال بتا کر اور یہ فتویٰ دکھا کر اپنے معاملہ کو حل کریں۔ فتاویٰ شامی میں ہے:

''کرر لفظ الطلاق، واقع الکل وان نوی التاکید دین ای وقع لکل فی القضاء۔'' (درمختار مع الشامی، ص:۲۹۳، ج:۳، طبع ایچ ایم سعید)

فاسق وفاجر کی تعریف

س:......فاسق وفاجر کے کیا معنی ہوتے ہیں؟

ج:......شریعت کی اصطلاح میں فاسق اس شخص کو کہا جاتا ہے جو مسلمان ہونے کے باوجود دین پر عمل نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں ملوث رہتا ہے، شریعت کے بعض احکام چھوڑے یا تمام احکام چھوڑے، دونوں صورتوں میں وہ فاسق ہی کہلائے گا اور فاجر وہ شخص ہے جو خلاف شرع کاموں میں مبتلا ہو اور توبہ نہ کرے، یہ سوچ کر کہ ابھی کیا ضرورت ہے توبہ کی بعد میں کرلوں گا، ابھی یہ گناہ کرلوں یا وہ گناہ کرلوں پھر توبہ کروں گا، جبکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ ایک مسلمان ہر وقت گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرے اور اگر کبھی غلطی سے یا جان بوجھ کر گناہ ہوجائے تو فوراً توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔

س:......کیا فرماتے ہیں، علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک استاد اور استانی نے گواہوں کی موجودگی میں اس شرط پر نکاح کیا کہ جب تک ہم اس اسکول میں پڑھاتے رہیں گے تو میاں بیوی ہوں گے اور جب ہم اسکول چھوڑ کر چلے جائیں گے تو ہمارا نکاح ختم ہوجائے گا اور ہم میاں بیوی نہیں رہیں گے۔ کیا اس طرح نکاح کرنے سے یہ نکاح ہوگیا؟

ج:......یہ نکاح نہیں ہوا اور نہ اس طرح نکاح کرنا جائز ہے۔

س:......کیا شادی شدہ مرد یا عورت زنا کرلیں تو ان کا نکاح ختم ہوجاتا ہے، کیا وہ ایک دوسرے کے لئے حرام ہوجاتے ہیں؟

ج:......نکاح ختم نہیں ہوتا اور نہ وہ ایک دوسرے کے لئے حرام ہوتے ہیں، مگر یہ بہت بڑا گناہ ہے شادی شدہ لوگوں کے لئے اور شریعت میں اس کی سزا بھی بہت سخت ہے، یعنی سنگسار کرنا۔ اس لئے ایسے گناہ سے فوراً توبہ کرلے اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عہد کرلے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
کراچی

جلد: ۳۷ ۸تا۱۴ ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ دسمبر ۲۰۱۸ء شمارہ: ۴۷

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

اس شمارے میں!

کرتارپور کوریڈور اور شورش کاشمیری کی پیشگوئی!	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
سیرت طیبہ کا لذیذ و شیریں موضوع	۸	مولانا سید محمد زین العابدین
سیرت کانفرنس میں وزیراعظم کی تقریر!	۱۰	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
مدنی ریاست کے امیر کی خصوصیات	۱۲	الحاج ماسٹر محمد عمر
دنیا و آخرت میں نجات کا ذریعہ	۱۴	مفتی غلام مصطفیٰ رفیق
امانت اور خیانت (۲)	۱۹	مفتی تنظیم عالم قاسمی
حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ اور عالمی مجلس.....	۲۱	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
گستاخ رسول کی رہائی کے خلاف احتجاجی مظاہرے	۲۳	مولانا محمد ابراہیم اوڈھی
سندھ کی ڈائری	۲۶	قاری عبداللہ فیض

زرتعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

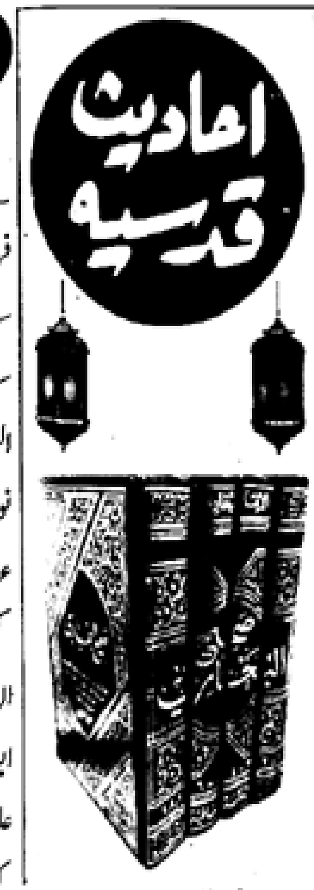

سحبان الہند حضرت
مولانا احمد سعید دہلویؒ

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر

حدیث قدسی ۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا تو مجھ سے کہا گیا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے، مجھ سے اللہ تعالیٰ نے وہاں پہنچنے کے بعد فرمایا: سوال کرو! میں نے عرض کیا: الٰہی آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام سے نوازا اور آپ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو بہت بڑی سلطنت عطا فرمائی اور لوہا ان کے لئے نرم کردیا اور پہاڑ ان کے لئے مسخر کردیے، حضرت سلیمان علیہ السلام کو بہت بڑا ملک عطا فرمایا، ان کے لئے جن وانسان اور شیاطین اور ہوا کو مسخر کردیا اور ان کو ایسا ملک عنایت کیا جو ان کے بعد کسی کو نہیں دیا گیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپ نے توریت اور انجیل کا علم دیا، اندھے اور کوڑھیوں کو ان کے ہاتھ سے شفا دی، ان کو اور ان کی ماں کو شیطان رجیم سے پناہ دی اور شیطان کو ان دونوں پر کوئی راہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حبیب بنایا تورات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حبیب الرحمٰن کے لقب سے یاد کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اول اور آخر کا لقب دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے ہر خطبہ میں شرط لگائی کہ کوئی خطبہ جائز نہ ہوگا، جب تک اس خطبہ میں یہ شہادت نہ دی جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے رسول ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدائش کے اعتبار سے اول اور بعثت کے اعتبار سے آخر کیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سبع مثانی یعنی سورۂ فاتحہ عطا کی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش کے خزانوں میں سے سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں عطا کیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیں اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کی ابتدا کرنے والا اور نبوت کو ختم کرنے والا بنایا۔ (شفاء قاضی عیاضؒ)

حضرت مولانا مفتی
محمد نعیم دامت برکاتہم

امام کے اوصاف

س:...... اخلاقی طور پر امام صاحب میں کون کون سی خوبیاں ہونی چاہئیں؟

ج:...... درج ذیل اخلاقی خوبیاں امام صاحب میں ہونی چاہئیں: (۱)... امام صاحب کا سراپا (سر سے لے کر پیر تک کا حلیہ) شریعت کے مطابق ہونا چاہئے، (۲)... امام صاحب کا لباس صاف ستھرا ہونا چاہئے، (۳)... امام صاحب کی آواز خوبصورت ہونی چاہئے، ۴... امام صاحب جماعت میں شامل بیمار، معذور اور کمزور لوگوں کی دوران نماز رعایت رکھے (نماز نہ بالکل مختصر ہو، نہ انتہائی طویل، نہ جلد بازی، نہ اُکتا دینے والی طوالت (دیر) ہو، (۵)... امام صاحب مسجد کے نمازیوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے والے ہوں، انتشار اور تفریق پیدا کرنے والے نہ ہوں، (۶)... امام صاحب بذات خود بھی بلند اخلاق والے ہوں، بدزبان و بداخلاق نہ ہوں، (۷)... مسجد میں جماعت کے اوقات میں پہلے سے مکمل تیاری کے ساتھ موجود رہیں، (۸)... بلا شرعی عذر کسی نماز میں امامت کا ناغہ نہ کریں، (۹)... امام صاحب کسی بھی قسم کی مالی بدعنوانی یا اخلاقی بدکرداری میں مبتلا نہ ہوں، وغیرہ وغیرہ۔

مقتدیوں کے اوصاف

س:...... مسجد میں آنے والے نمازیوں میں کون کون سی خوبیاں پائی جانی چاہئیں؟

(۱) مسجد میں موسم کے لحاظ سے صاف ستھرا لباس پہن کر آئیں ممکن ہو تو خوشبو کا استعمال کریں، (۲) اگر میسر ہو تو نماز کے لئے مسجد کی طرف آتے ہوئے اپنی جگہ سے ہی استنجا، وضو کی ضرورت پوری کرکے باوضو آئیں، (۳) مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پہلے سیدھا پیر مسجد میں داخل کرتے ہوئے نفل اعتکاف کی نیت کرلیں کہ میں جب تک مسجد میں ہوں میری اعتکاف کی نیت ہے، (۴) جماعت کی نماز کے لئے وقت سے پہلے پہنچیں تاکہ پہلی صف اور تکبیر اولیٰ میسر رہے، (۵) بہتر یہ ہے کہ اپنی کوئی خاص جگہ مقرر نہ کریں بلکہ جہاں جگہ ملے جماعت میں شامل ہوجائیں، (۶) اپنی مخصوص جگہ یا پہلی صف میں پہنچنے کے لئے پہلے سے موجود لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگیں۔

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

کرتارپور کوریڈور

اور شورش کاشمیریؒ کی پیشگوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

جب سے ملعونہ آسیہ کو سپریم کورٹ نے بری کیا ہے، پوری دینی قیادت اور پاکستانی مسلم عوام کرب وابتلاء میں ہے۔ متحدہ مجلس عمل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کراچی، لاہور، سکھر میں بڑی بڑی تاریخی کانفرنسیں اور ملین مارچ کیے ہیں، لیکن ابھی تک ہماری حکومت اور سپریم کورٹ اس مسئلہ کو سنجیدگی سے نہیں لے رہی۔ سکھر کا ملین مارچ جو پانچ چھ کلومیٹر طویل انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر کا منظر پیش کررہا تھا، اس میں متحدہ مجلس عمل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کے بیانات کے علاوہ متحدہ مجلس عمل کے صدر اور جمعیت علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے بڑا مفصل اور کھل کر بیان کیا۔ آپ کے خطاب کے اہم نقاط جو راقم الحروف کے الفاظ میں کچھ یوں ہیں:

آپ نے فرمایا: آسیہ کا فیصلہ بین الاقوامی دباؤ پر کیا گیا۔ یہ ملک کی اسلامی شناخت کو تبدیل کرنا ہے۔ ملکی جمہوریت مغرب کی لونڈی بن چکی ہے۔ مقتدر قوتیں اس قوم کے صبر وتحمل کا امتحان نہ لیں، ہمارا چیف جسٹس ہسپتالوں میں جاتا ہے، اس گاؤں خود کیوں نہیں چلا جاتا جہاں گستاخی ہوئی ہے۔ خود جاکر تحقیق وتفتیش کرلے، جب اسے سیشن کورٹ، ہائی کورٹ اور ایس پی لیول کے افسر کی تحقیق وتفتیش پر اعتماد نہیں، سپریم کورٹ نے آسیہ ملعونہ کا فیصلہ اردو میں لکھا ہے تو سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ کے فیصلوں کا بھی اردو میں ترجمہ کراکر قوم کے سامنے پیش کریں۔ تاکہ قوم بھی ان فیصلوں کے فرق کو سمجھ سکے۔ ممتاز قادری شہید کے فیصلے پر جب قرآن وسنت کا حوالہ دینے سے روکا گیا تو آسیہ ملعونہ کے فیصلے میں قرآن وسنت کے حوالے پیش کرنے کی کیا ضرورت پیش آگئی؟ یہ کیسا فیصلہ ہے کہ دنیائے کفر اس پر مطمئن اور خوشیاں منارہی ہے اور عالم اسلام اس پر مضطرب اور کرب وابتلا میں ہے۔

خود بیلجیم کی انسانی حقوق کی مرکزی عدالت میں آسٹریا کی ایک خاتون جس نے رسول اللہ کی توہین کی اور حال ہی میں اس کا ایک فیصلہ آیا کہ رسول اللہ کی توہین یہ اظہار رائے کی آزادی کے زمرہ میں نہیں آتا اور اس کی جرمانہ کی سزا برقرار رکھی گئی۔ آسٹریا کی اس خاتون کو جس نے رسول اللہ کی توہین کی وہاں کی عدالت نے اس کو مجرم کہا، اس کے اوپر کی عدالت نے اس کو مجرم کہا اور پورے بیلجیم کی اور یورپی یونین کے انسانی حقوق کی عدالت نے ان کو مجرم کہا یورپی پارلیمنٹ کو اپنی عدالتوں کے فیصلہ کا بھی لحاظ نہیں ہوا اور پاکستان کی عدالت کے فیصلہ کو سراہ رہے ہیں۔ پاکستانی قوم احتجاج کرتی ہے تو انہیں کہا جاتا ہے کہ چھوٹا سا طبقہ ہے۔ یہ تو وہی بات ہے جو فرعون نے اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کے بارے میں کہی تھی: ان ھــــؤلاء لشرذمة قليلون۔

اور کیا وجہ ہے کہ اس حکومت کے آتے ہی قادیانی نیٹ ورک متحرک اور خوشیاں منا رہا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس حکومت کے آتے ہی قادیانیوں کے سربراہ کی سربراہی میں لندن میں جلسہ ہوا اور لندن ہی میں برطانیہ کے وہاں کے ایک منسٹر نے اس میں خطاب کیا، عمران خان کا نام لے کر کہا کہ ہم ان کو واضح یاد دلانا چاہتے ہیں اور وہ جب برطانیہ کبھی آئیں تو دیکھیں گے کہ وہ ان وعدوں پہ پورا اترا ہے یا نہیں اترا۔ یہ برطانوی وزیر قادیانیوں کے جلسہ میں کہہ رہا ہے اور وہ اس پر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔ پاکستان میں اسرائیل کو تسلیم کرنے کی باتیں شروع ہوگئی ہیں، دلیل یہ دی جاتی ہے کہ عرب حکمرانوں نے ان کو تسلیم کرلیا ہے۔ مولانا نے فرمایا: عرب حکمرانوں نے تسلیم کیا ہے، عرب عوام نے نہیں۔ اسرائیل کو تسلیم کرنا ایسا ہے جیسے مقبوضہ کشمیر پر بھارت کا حق تسلیم کرنا۔ کشمیریوں کی ستر سالہ جدوجہد آزادی پر پانی پھیرنا ہے۔ دوسری بات یہ کہ کوریڈور کھولا کہاں جا رہا ہے گورداسپور کے لئے اور یہ سڑک کرتار پور سے گزرتے ہوئے قادیان پر جاکے رکتی ہے۔ نام سکھوں کا لے رہے ہو، راستہ قادیانیوں کو دے رہے ہو، اور قادیانی اپنی خوشی کا اظہار کر چکے ہیں کہ اب جب پاکستان میں ربوہ یا انڈیا میں قادیان میں ہمارا جلسہ ہوگا تو ہم آسانی کے ساتھ اس جلسہ میں آجا سکیں گے اور شریک ہوسکیں گے۔

یہ ہیں اصل حقائق، ہندوستان اور پاکستان کے قادیانیوں کو پاکستان میں کھلے بندوں آنے کے راستے مہیا کرنا اور اس کو نام دینا کوریڈور کا اور فرنٹ پر رکھنا سکھوں کو، یہ چالیں نہیں چلیں گی، پاکستان اس طرح نہیں چلنے دیا جائے گا۔“

اس کرتار پور اور سکھ قادیانیت گٹھ جوڑ کے بارہ میں آج سے چوالیس سال پہلے مجلس احرار کے اہم راہنما، سید عطاء اللہ شاہ بخاری نوراللہ مرقدہ کے دست راست اور تحریک ختم نبوت کے عظیم سپاہی حضرت شورش کشمیری نوراللہ مرقدہ نے جو کچھ فرمایا تھا وہ من وعن آج سامنے نظر آرہا ہے اور اس کی شروعات ہوچکی ہیں، پہلے ایک نظر آپ اس تحریر کو ملاحظہ فرمائیں:

”..... ہندوستان کی خوشنودی کے لئے پاکستان ان کی بندر بانٹ کے منصوبہ میں ہے، وہ اس کو بلقان اور عرب ریاستوں کی طرح چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم کرنا چاہتی ہیں۔ ان کے سامنے مغربی پاکستان کا بٹوارہ ہے وہ پختونستان، بلوچستان، سندھو دیش اور پنجاب کو الگ الگ ریاستیں بنانا چاہتی ہیں، ان کے ذہن میں بعض سیاسی روایتوں کے مطابق کراچی کا مستقبل سنگاپور اور ہانگ کانگ کی طرح ایک خودمختار ریاست کا ہے، خدانخواستہ اس طرح تقسیم ہوگئی تو پنجاب ایک محصور (Sandwitch) صوبہ ہو جائے گا۔ جس طرح مشرقی پاکستان کا غصہ مغربی پاکستان میں صرف پنجاب کے خلاف تھا، اسی طرح پختونستان، بلوچستان اور سندھو دیش کو بھی پنجاب سے ناراضی ہوگی۔ پنجاب تنہا رہ جائے گا تو عالمی طاقتیں سکھوں کو بھڑکا کر مطالبہ کرادیں گی کہ مغربی پنجاب ان کے گروؤں کا مؤلد، مسکن اور مرگھٹ ہے۔ لہٰذا ان کا اس علاقہ پر وہی حق ہے جو یہودیوں کا فلسطین (اسرائیل) پر تھا اور انہیں وطن مل گیا۔ عالمی طاقتوں کے اشارے پر سکھ حملہ آور ہوں گے، اس کا نام شاید پولیس ایکشن ہو، جانبین میں لڑائی ہوگی لیکن عالمی طاقتیں پلان کے مطابق مداخلت کر کے اس طرح لڑائی بند کرادیں گی کہ پاکستانی پنجاب بھارتی پنجاب سے پیوست ہو کر سکھ احمدی ریاست بن جائے گا۔ جس کا نقشہ اس طرح ہوگا کہ صوبہ کا صدر سکھ ہوگا تو وزیر اعلیٰ قادیانی۔ اگر وزیر اعلیٰ سکھ ہوگا تو صدر قادیانی۔ اسی غرض سے استعماری طاقتیں قادیانی امت کی کھلم کھلا سرپرستی کر رہی ہیں۔ بعض مستند خبروں کے مطابق سر ظفر اللہ خان لندن میں بھارتی نمائندوں سے پخت وپز کر چکے ہیں۔ قادیانی اس طرح اپنے ”نبی کا مدینہ“ (قادیان) حاصل کر پائیں گے جو ان کا شروع دن سے مطمح نظر ہے اور سکھ اپنے بانی گرونانک کے مؤلد میں آجائیں گے۔ یہی دونوں کے اشتراک کا باعث ہوگا۔

قادیانی عالمی استعمار سے اپنی ریاست کا وعدہ لے چکے ہیں اور اس کے عوض عالمی استعمار کے گماشتہ کی حیثیت سے اسرائیل کی جڑیں مضبوط کرنے کے لئے وہ مسلمانوں کی صف میں رہ کر عرب ریاستوں کی بیخ کنی اور مخبری کے لئے افریقا کی بعض ریاستوں میں مشن رچا کے بیٹھے ہیں......۔'' (تحریک ختم نبوت،ص:۲۲۴،۲۲۵)

یہ باتیں بھی پیش نظر رکھیں کہ یہی بھارتی سکھ اور بھارت کا باشندہ نوجوت سنگھ سدھو پاکستان آنے سے پہلے قادیانیوں کے مرکز میں جا کر مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملا رہا ہے اور اس کے بعد پاکستان آتا ہے تو کرتار پور بارڈر کھولنے کی دہائی دیتا ہے اور تین ماہ نہیں گزرے کہ اس کے مطالبہ کو پورا کر دیا گیا ہے اور مزید ان کو سہولتیں دینے کی باتیں بھی ہو رہی ہیں، اس کے بعد ایک اور منظر آتا ہے کہ سکھوں کا ایک پوپ، قادیانیوں کے سربراہ مرزا مسرور احمد قادیانی سے لندن میں ملاقات کرتا ہے اور ان کے عملہ کی تعریف کرتا ہے اور اس کے بعد اس کے ساتھ تصویر بنانے کی خواہش کرتا ہے، مرزا مسرور اس کی خواہش میں اس کے ساتھ تصویر بناتا ہے۔ یہ سب قادیانی اور سکھ گٹھ جوڑ سے پاکستانی عوام کو کیا بتایا جا رہا ہے؟

ادھر ہندوستان بھی جو بظاہر پاکستان سے مذاکرات سے مسلسل انکار کر رہا ہے۔ سارک کانفرنس میں شرکت سے گھبراتا ہے۔ لیکن کرتار پور بارڈر کھولنے کے لئے وہ بھی تیار ہو جاتا ہے۔ کہیں یہ امریکا اور مغربی آقاؤں کا دباؤ تو نہیں ہے؟ اگر ایسا ہے تو عوام کو بتایا جائے۔ کیا یہ تمام اقدمات ہمارے ملک کو غیر محفوظ کرنے کی کوشش نہیں ہے اور ان تمام کوششوں میں تیزی آنے سے یہ نہیں محسوس ہوتا کہ ان اکابر نے جو خدشات پیش کئے تھے وہ تمام درست اور صحیح ثابت ہو رہے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو کشمیر کی جدوجہد آزادی، ہماری خود مختاری کے خلاف اور ہماری قوم کی اپنے وطن کی آزادی کے لئے دی گئی قربانیوں کو پامال کرنے کے مترادف نہیں؟ ان فی ذالک لعبرة لاولی الابصار۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین

قانون کا غلط استعمال

شاید ان لوگوں کو خبر نہیں کہ پاکستان میں کتنے ایسے قوانین ہیں جن کا غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ ۳۰۲ کو دیکھ لیں، اس قانون کے تحت پاکستان میں کتنے ناحق لوگوں کو قتل کے مقدمات میں پھنسا کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیلا گیا، بلکہ کئی ناحق لوگوں کو ۳۰۲ کے تحت سالہا سال قید رکھنے کے بعد پھانسی تک دے دی گئی، بعد میں پتہ چلا کہ جسے پھانسی دی گئی وہ تو بَری تھا۔ اس کے علاوہ دیگر کتنے قوانین ہیں جن کا غلط استعمال کیا جاتا ہے! مگر آج تک کسی نے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ چونکہ اس قانون کا غلط استعمال ہوتا ہے، اس لئے اسے ختم کر دیا جائے یا اس میں ترمیم کر دی جائے کہ جو کوئی قتل کا مقدمہ درج کروائے اگر ثابت نہ کر سکے تو اسے ۳۰۲ کے تحت سزا دی جائے، جب کہ ۳۰۲ کے تحت کئی ناحق لوگوں کو پھانسی بھی دی جا چکی ہو۔

حیرت ہے دفعہ ۲۹۵-سی معترضین کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح چبھتا ہے۔ غور طلب بات یہ بھی ہے کہ دفعہ ۱۳۹ کے تحت جھوٹی گواہی دینے والے کو ۷ سال سے لے کر عمر قید تک سزا کا قانون موجود ہے، اسی طرح دفعہ ۱۸۲ کے تحت جھوٹی ایف آئی آر درج کروانے والے کو ۶ ماہ قید تک کا قانون موجود ہے، پھر پاکستان میں قذف کا قانون بھی موجود ہے، اس کے باوجود یہ مطالبہ کرنا کہ توہین رسالت کا مقدمہ دائر کرنے والا شخص دعویٰ ثابت نہ کر پایا تو اسے سزائے موت دی جائے گی، سمجھ سے بالاتر ہے۔ (غلام نبی مدنی)

سیرتِ طیبہ کا لذیذ و شیریں موضوع!

مرسلہ: مولانا سیّد محمد زین العابدین

آنحضرت سیّد المرسلین وخاتم النبیین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین محبوب ربّ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف (بشرطیکہ منکرات سے خالی ہو) اعلیٰ ترین عبادت ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ازدیادِ محبت وتعلق کا قوی ترین ذریعہ ہے، یوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا بظاہر معمولی واقعہ بھی کسی نہ کسی پہلو سے اُمت کے لئے اُسوۂ حسنہ ہے، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کا واقعہ سیرتِ نبویہ کا عظیم الشان واقعہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری سفر۔ جس میں ایک لاکھ سے زائد نفوسِ قدسیہ کو ہم رکابی کا شرف حاصل ہوا۔ علم وعمل اور رُشد وہدایت کی گویا ایک متحرک درس گاہ تھی، جس سے اُمت کے لئے حکمت و دانش کا ایک دفتر کھل گیا، اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت سے دین پر قائم رہنے اور اس کے سلسلۂ تعلیم وتبلیغ کو جاری رکھنے کا عہد و میثاق لے کر اُنہیں الوداع کہا، اس میں رُسوم جاہلیت کی پامالی اور دین کی تکمیل کا اعلان ہوا، اس میں مہماتِ دین اور مناسکِ حج کی تعلیم دی۔

اس سفرِ مبارک کی ایک ایک بات صحابہ کرامؓ نے امانتِ نبوت سمجھ کر اُمت تک منتقل کی، علمائے اُمت نے اس سے ہزاروں مسائل اَخذ کئے اور حدیث وفقہ اور سیرت کی کتابوں کے علاوہ بہت سے اکابر نے قصہ حجۃ الوداع کو مستقل تالیفات کا موضوع بنایا۔

الغرض! آپ کی ذاتِ قدسی صفات محبوبیتِ کبریٰ کی حامل ہے۔ رُوئے زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں ہوا، اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بڑھ کر کوئی عاشق جاں نثار چشمِ فلک نے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات اور خصائل وشمائل، حسن ومحبوبیت کا مرقع ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک اَدا پر شانِ محبوبیت جلوہ گر ہے۔

حضرت عارفی نوراللہ مرقدہٗ کے بقول:

یہاں تک بڑھ گئی وارفتگی شوقِ نظارہ
تجلیاتِ نظر سے پھوٹ نکلا حسنِ جانانہ
بہارِ حسن کو یوں جذب کرلوں دیدہ ودل میں
محبت پر مرا ذوقِ نظر معیار ہوجائے

سیرتِ مقدسہ ایسا زندۂ جاوید موضوع ہے جس کی شگفتگی اور تابانی چودہ سو سال گزرنے پر کیا، اِن شاء اللہ تعالیٰ! تاقیامت ماند نہیں ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک لمحہ معجزات سے عبارت تھا۔ قرآنِ کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدس کو اُمت کے لئے ”اُسوۂ حسنہ“ قرار دیا ہے، حدیث وسیرت کی تمام کتابیں فقہ وشریعت کے تمام مسائل اور احسان وطریقت کے تمام منازل اسی اُسوۂ حسنہ کی تشریح وتفسیر ہیں۔

رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کی سیرتِ مقدسہ کے موضوع پر ہر دور اور ہر زبان میں بیش از بیش لکھا گیا اور ان شاء اللہ تعالیٰ! لکھا جاتا رہے گا، لیکن بایں ہمہ کوئی اس کا دعویٰ نہیں کرسکتا کہ ”میں نے سیرتِ طیبہ کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرلیا ہے۔“ یہ ضرور ہے کہ ”ہر گلے را رنگ وبوئے دیگر است“ کے مصداق ہر ایک نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے کسی ایک گوشہ سے نقاب کشائی کی کوشش کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر ہر زمانہ میں نہ معلوم کن کن زبانوں میں اور کس کس انداز سے قلم اُٹھایا گیا، لیکن اس سدابہار موضوع کی سرسبزی وشادابی آج تک اہلِ علم، اہلِ قلم، اہلِ قلب اور اربابِ عشق ومحبت کو ”ھل من مزید!“ کی دعوت دے رہی ہے، اور تلاش کرنے والوں کو کوئی نہ کوئی جدید اور منفرد اندازِ نظر میسر آتا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح اور اُسوۂ حسنہ انسانیت کی راہ نمائی، اصلاح وتربیت اور تہذیبِ اخلاق کے لئے نسخۂ کیمیا ہے، بگڑے ہوئے معاشرہ اور گمراہ انسانیت کے لئے ہادی اور رہبر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ زندگی کو اپنانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: "لقد کان لکم فی رسول اللہ أسوۃ حسنۃ"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ایک ایک عمل، قول، فعل اور آپ کی ہر حرکت و سکون کا نام شریعت اور دین ہے، جس کے اپنانے میں دونوں جہاں کی راحت و سکون اور فلاح و کامرانی ہے۔ اسی اُسوہ پر چل کر حضرت ابوبکر "صدیق"، حضرت عمر "فاروق"، حضرت عثمان "ذوالنورین" اور حضرت علی "اسد اللہ" (رضی اللہ عنہم اجمعین) قرار پائے۔

کون ہوگا جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی سیرت و سنت اور اُسوۂ حسنہ سے عقیدت و اُلفت نہ ہوگی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ ہو تو آدمی مؤمن نہیں کہلا سکتا، اور نہ اللہ تعالیٰ کی محبوبیت و تقرب حاصل کرسکتا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

"لا یؤمن احدکم حتی أکون أحب الیہ من والدہ وولدہ والناس أجمعین۔"

(متفق علیہ، مشکوٰۃ ص:۱۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی کو جو شانِ محبوبیت حاصل ہے، اس کا اندازہ خود کلامِ الٰہی کی اس آیت سے ہوسکتا ہے جس میں کہا گیا ہے: اور بلاشبہ تمہارے لئے اللہ کے رسول کی ذات میں اُسوۂ حسنہ ہے۔ (الاحزاب:۲۱) پھر اس سے بڑھ کر ارشادِ باری: "قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ" (آل عمران:۳۱) (فرمادیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو پھر میری اِتباع کرو تب اللہ بھی تم کو محبوب رکھیں گے) میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت اور تعلق کا معیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو قرار دیا۔ ان تصریحات کی روشنی میں واضح ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی اِتباع اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوبیت کی کلید و مفتاح ہے۔ اسی شانِ محبوبیت کے پیشِ نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول و فعل اور ہر اَدا کو جاں نثاروں نے نہ صرف محفوظ کرلیا، بلکہ نقشِ قلب کرلیا، اور عشاق نے ہر دور میں اپنی اپنی بساط و طاقت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح سے تلبس کرکے حلقۂ عشاق میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنا چاہی۔ ہر زمانہ میں علمائے اسلام نے اپنے ذوق و انداز میں سیرتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھی اور بارگاہِ نبوّت میں عقیدت و محبت کے ان پھولوں کا نذرانہ پیش کیا۔ سیرتِ طیبہ کے لذیذ و شیریں تر موضوع پر ہزاروں بندگانِ خدا نے قلم اُٹھایا اور اپنی اپنی بساط کے مطابق حکمت و دانش کے موتی جمع کئے۔

دارِ محبوب (فداہ ابی و امی وروحی وجسدی صلی اللہ علیہ وسلم) سے واپسی پر بعض حضرات کی کیفیت تو یہ ہوتی ہے۔

قلم بشکن، سیاہی ریز و کاغذ
حسن ایں قصۂ عشق است در دفتر نمی گنجد

اور۔۔۔

آنجا کہ اوداغ کہ پُرسد ز باغباں
گل چہ گفت و بلبل چہ شنید و صبا چہ کرد

الغرض! کہنا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت و تعلق دُنیا و آخرت کی سعادت کی کلید اور شفاعتِ نبوی کا باعث ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ کی سیرت و سوانح اُمتِ مسلمہ کے لئے زادِ راہ اور متاعِ حیات ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے راہنمائی حاصل کرنا حکمِ ربانی اور فرمانِ الٰہی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عقیدت و محبت کے تعلق کو اُجاگر کرنا ہر مسلمان کے دل کی خواہش اور مقصود و مراد ہے، کیونکہ ہر آدمی چاہتا ہے کہ میری کسی بھی درجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہوجائے اور میں بھی "خریدارانِ یوسف" میں سے محشور ہوجاؤں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت و رسالت اور صداقت و امانت کا آفتابِ نیم روز جلوہ گر ہوا تو پوری کائنات اس کی نورانی کرنوں سے بہرہ ور ہوئی۔ اپنوں کے ایمان و یقین میں اضافہ ہوا تو اَغیار بھی اس سے متأثر اور مسحور ہوئے، اور "والفضل بما شھدت بہ الاعداء" کے مصداق دُنیائے کفر کے بہت سے بے تعصب اور غیر جانب دار مفکر بھی نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کمال اور صداقت و دیانت اور امانت و متانت کے نہ صرف قائل ہوئے، بلکہ اُس کا برملا اعتراف بھی کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جس محبوبیت و مرجعیت پر فائز فرمایا، اس کی اس کائنات میں مثال نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کی اصل، اسلام کا شعار اور محبوبیتِ خداوندی کی نشانی اور علامت ہے، جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اِتباع کا سرمایہ نہیں، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مسلمان اپنے اپنے انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہارِ محبت کرتا ہے اور محبوبِ رب العالمین کی شفاعت کی تمنا کرتا ہے۔

(ماخوذ از "نقد و نظر"، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے تبصروں کا مجموعہ) ☆☆

سیرت کانفرنس میں وزیراعظم صاحب کی تقریر

مولانا زاہدالراشدی مدظلہ

درج ذیل تحریر سوشل میڈیا پر جاری کئے گئے ایک آڈیو پیغام کی مدد سے مرتب کی گئی ہے۔

انٹرنیشنل سیرت کانفرنس جو وفاقی وزارت مذہبی امور کے زیراہتمام اسلام آباد میں دو دن منعقد ہوئی ہے، اس کے حوالے سے دو تین گزارشات عرض کرنا چاہ رہا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ اس کانفرنس کا انعقاد ہر سال ہوتا ہے، ماشاء اللہ! اس دفعہ بھی ختم نبوت کے عنوان سے اس کا انعقاد ہوا ہے، یہ بہت اچھی بات ہے اور اس میں ہمارے محترم دوست مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج نے جس جرأت سے اور حوصلے کے ساتھ ختم نبوت کے تقاضوں کی طرف توجہ دلائی ہے وہ تحسین کے مستحق ہیں۔

وزیراعظم جناب عمران خان صاحب نے جو گفتگو کی ہے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے حوالے سے، ریاست مدینہ کے حوالے سے، فلاحی ریاست کے حوالے سے، اور اس حوالے سے کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے عالمی سطح پر قانون سازی کی ضرورت ہے، اور یہ بات کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین اور مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنا یہ دونوں آزادی رائے کے اظہار کے دائرے میں نہیں آتے، اور اس پر پاکستان کی حکومت کا یہ اعلان کہ ہم دنیا بھر میں کمپین کریں گے اور عالمی سطح پر اس کو قانون سازی کے دائرے میں لانے کی کوشش کریں گے، یہ وزیراعظم صاحب کا بڑا اچھا اعلان ہے۔ اور اس کے علاوہ یونیورسٹیوں میں سیرت چیئرز قائم کرنے کا حوالہ بھی بہت اچھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیراعظم عمران خان صاحب نے جو گفتگو کی ہے وہ ہمارے دلوں کی آواز ہے، خدا کرے کہ اس کے لیے وہ عملی اقدامات بھی کر پائیں۔

اس کے ساتھ میں ایک پہلو کی طرف توجہ دلانا چاہوں گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں وزیراعظم صاحب کی زبان سے یہ بات نکلی ہے کہ ان کے بارے میں ہیومن ہسٹری میں کوئی زیادہ تفصیلات نہیں ہیں۔ میرے

قاری فضل الرحمٰن بہاولپوری کی وفات

مولانا محمد شریف بہاولپوری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بنیادی ممبر اور مرکزی ناظم تبلیغ رہے۔ ساری زندگی انتہائی سادگی کے ساتھ گزاری اور مجلس کی طرف سے ملنے والے وظیفہ جو قوت لایموت تھا پر گزر بسر کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں نرینہ اولاد سے سرفراز فرمایا۔ حضرت کے بڑے فرزند ارجمند مولانا مفتی عطاء الرحمٰن دارالعلوم مدنیہ بہاولپور کے شیخ الحدیث اور مہتمم ہیں، اسلاف کی حسین یادگار ہیں۔ دارالعلوم مدنیہ کے اہتمام کے ساتھ ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے نائب امیر ہیں۔ امیر جناب الحاج سیف الرحمٰن ہیں جو اکثر علیل اور بیمار رہتے ہیں۔ موصوف ان کی کمی بھی پوری کرتے رہتے ہیں۔ ایک اور فرزند مولانا مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن ہیں جو جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شعبہ افتاء سے تعلق رکھتے ہیں اور سالہا سال سے یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کے قلم سے ہزاروں فتاویٰ نکلے، اپنے فتاویٰ کے ذریعہ مسلمانوں کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ حضرت مولانا کے سب سے چھوٹے فرزند ارجمند الحاج قاری فضل الرحمٰن تھے، جو عرصہ دراز سے علماء حق کی تقاریر کیسٹوں، سی ڈیز کی صورت میں نشر واشاعت میں مصروف رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند صالح انسان تھے، بہت اچھے مجود قاری تھے۔ حضرت قاری عبدالباسط مصریؒ کی طرز پر تلاوت کرتے۔ کافی عرصے سے دل کے مریض چلے آرہے تھے۔ کئی مرتبہ ہارٹ اٹیک ہو چکا تھا۔ آخری مرتبہ اٹیک ۱۳؍ذوالقعدہ ۱۴۳۹ھ کو ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا اور کلمہ طیبہ اور اللہ اللہ کا ورد کرتے ہوئے جان جان آفریں کے سپرد کی۔ یہ جمعرات کا روز تھا عصر کی نماز کے بعد اٹیک ہوا اور اگلے روز جمعہ کی نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ کی امامت کا فریضہ مولانا مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن نے سرانجام دیا اور انہیں ملوک شاہ قبرستان میں والدہ محترمہ کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللہ پاک انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ واعف عنہ وعافہ.

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

خیال میں یہ بات درست نہیں ہے، میں عمران خان صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہوں گا۔ اصل بات یہ ہے کہ شاید ان کی نظر سے انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا گزرا ہو جس میں حضرت عیسیٰ کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ ان کی حیات کے بارے میں دو تین واقعات کے سوا کوئی مستند مواد ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ اصل میں ہماری کمزوری یہ ہے کہ ہمارے جدید تعلیم یافتہ طبقے کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے بارے میں، خلفاء راشدینؓ کے بارے میں اور ریاستِ مدینہ کے بارے میں سورس مغربی ذرائع ہیں۔ چنانچہ جب وہ برٹانیکا پڑھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں سوچیں گے تو یہی ذہن بنے گا۔

میری یہ درخواست ہوتی ہے اپنے جدید تعلیم یافتہ حضرات سے کہ اسلام کی تاریخ کو، ریاستِ مدینہ کو، سیرتِ طیبہ کو اور خلافتِ راشدہ کو ویسٹرن سورسز سے نہیں پڑھیں، ہمارے پاس اپنے ذرائع موجود ہیں، ہمارا سورس قرآن کریم ہے، صحاح ستہ ہے، اسلامی تاریخ ہے، یہ برٹانیکا ہمارا سورس نہیں ہے۔ اگرچہ برٹانیکا بھی ایک اچھا سورس ہے، میں اس کا انکار نہیں کرتا لیکن اپنے ماضی سے واقفیت کے لیے ہمارے پاس اپنے سورسز موجود ہیں جو کہ مستند ہیں اور بڑے اعتماد کے ساتھ ہمیں اپنے سورسز سے اپنی تاریخ پڑھنی چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید برٹانیکا کا یہ جملہ وزیر اعظم صاحب کے ذہن سے کہیں چپک گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں دو چار واقعات کے سوا کوئی مستند مواد موجود نہیں ہے، حالانکہ خود قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ کی ولادت کے بارے میں، بچپن میں ان کی گفتگو کے بارے میں، ان کی حیاتِ طیبہ کے بارے میں اور ان کی دعوت کے بارے میں خاصی تفصیلات بیان کی ہیں۔ جبکہ احادیث شریف اور تاریخ کی دیگر کتابوں میں بھی تفصیلات موجود ہیں، یہ سب اگر نظر میں ہوتا تو شاید ہمارے وزیر اعظم صاحب یہ جملہ نہ فرماتے۔ میری مجبوری ہے کہ میں صرف یہ نہیں دیکھتا کہ ایک صاحب نے کیا کہا ہے؟ بلکہ میں یہ بھی دیکھنے کی کوشش کرتا ہوں کہ کیوں کہا ہے؟ چنانچہ میں یہ سمجھا ہوں کہ شاید انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا ان کی نظر سے گزرا ہے تو اس نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہمارے پاس کوئی مستند مواد موجود نہیں ہے۔

البتہ عالمی سطح پر ناموس رسالت کے تحفظ اور مسلمانوں کے جذبات کے احترام کے حوالے سے ان کی بات بہت اہم ہے۔ یہ دو مستقل مسئلے ہیں، ناموس رسالت کا تحفظ اور مسلمانوں کے جذبات کا احترام یہ دونوں ہمارے بنیادی تقاضے ہیں، اس پر اگر حکومت پاکستان عالمی سطح پر مہم چلاتی ہے اور عالمی سطح پر قانون سازی کی کوششیں ہوتی ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہو گی اور یونیورسٹیوں میں اگر سیرت چیئرز قائم ہوتی ہیں تو یہ بھی ہماری نئی نسل کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے حوالے سے براہِ راست واقف کرانے کی ایک اچھی کوشش ہوگی۔

بہرحال میں مذکورہ بالا مغالطہ کے ازالے کے ساتھ مجموعی طور پر اس تقریر کا خیر مقدم کرتا ہوں کہ مجموعی طور پر بات اچھی ہوئی ہے اور میں دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت ان خیالات اور ارادوں پر حکومت پاکستان کو قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ اسلام لاہور، ۲۵؍نومبر ۲۰۱۸ء)

انبیاء کرام علیہم السلام کی گستاخی کے بارے میں مسیحی شریعت!

ان دو اصولی باتوں میں مسیحی شریعت اور اسلامی شریعت میں کوئی اختلاف نہیں اور ان کے بارے میں دونوں کا قانون یکساں ہے۔ ایک یہ کہ مذہب اور مذہبی طبقات (جن میں خدا کی ذات کے بعد سب سے محترم ہستی پیغمبر ہے) کی توہین اور گستاخی جرم ہے۔ دوسرا یہ کہ اس جرم کی سزا موت ہے۔ البتہ مسلمانوں میں ابھی تک شریعت اور اس کے نفاذ کا تصور موجود ہے جو ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ موجود رہے گا۔ اس لئے ان کے ہاں مذہبی حمیت اور غیرت بھی پائی جاتی ہے اور اس کا اظہار بھی حسب موقع ہوتا رہتا ہے۔ مگر دوسری طرف صورتحال یہ ہے کہ مسیحی دنیا کی غالب اکثریت اپنی مذہبی تعلیمات اور شرعی احکام سے ذہنی اور عملی طور پر لاتعلق ہو چکی ہے اور ان کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام اور قومی لیڈروں کے درمیان کوئی فرق باقی نہیں رہا۔ اس لئے جس طرح قومی لیڈروں میں اچھائی اور برائی کے دونوں پہلو قابل قبول ہوتے ہیں، اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف کسی غلط بات اور کردار کی نسبت بھی انہیں تعجب میں نہیں ڈالتی اور وہ معمول کی بے حسی کے ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں گستاخی کو بھی برداشت کر لیتے ہیں۔

(از مولانا زاہد الراشدی، روزنامہ اوصاف اسلام آباد، ۱۵؍دسمبر ۱۹۹۹ء)

مدنی ریاست کے امیر کی خصوصیات!

الحاج ماسٹر محمد عمر، خان گڑھ

نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں عدل و انصاف اور افرادِ امت کی خدمت اصل بنیاد ہے، امیر مملکت ملکی مہمات و امور میں شوریٰ کا پابند ہے۔

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا جس میں مذکور تھا: بلاشبہ رعایا کے اعمال اس وقت تک قابل عمل ہوں گے جب تک امیر خدا کی طرف رجوع کرے گا اور ریاست کے امور میں نیابت الٰہی کی ذمہ داری کرتا رہے گا۔ (کتاب الاموال، ص:۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ یہ فرمائیں کہ اگر ہم پر ایسے امیر مسلط ہو جائیں جو نہ آپ کی سنت پر عمل کریں نہ آپ کے ارشادات کی پرواہ کریں تو ان کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو امیر خداوند تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرتا تو مخلوق پر اس امیر کی اطاعت باقی نہیں رہتی۔

(مجمع الزوائد، ج:۵، ص:۲۲۵)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں چند کلمات ہیں جن میں حق کہا گیا ہے فرمانے لگے: امام پر واجب ہے، قرآن عزیز کے مطابق فیصلے دے اور امانت کو شعار بنائے اگر اس نے ایسا کیا تو لوگوں پر واجب ہے کہ اس کی سنیں اور اطاعت کریں اگر وہ کسی امر کے متعلق بلائے تو اس کو قبول کریں ورنہ نہیں۔ (کتاب الاموال، ص:۵،۶)

طبرانی معجم صغیر میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے اگر کوئی شخص لوگوں کے معاملات کا والی بنا اور اس نے ان کے معاملات کی اس طرح حفاظت نہ کی جس طرح اپنی اور اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتا ہے تو وہ جنت کی بو بھی نہ پا سکے گا۔

جناب سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خطبہ دیتے ہوئے حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا: میں اس امر خلافت کا والی ایسی حالت میں بنا دیا گیا کہ میری طبیعت اس امر اس (ذمہ داری) کو قبول کرنے کو ناپسند کرتی تھی، قسم بخدا خواہش یہ ہے کہ اے کاش! تم میں سے کوئی بھی میری بجائے اس امارت کے بوجھ کو اٹھا لیتا اور مجھے اس ذمہ داری سے بچا لیتا۔

واضح ہوا کہ اگر تم مجھے اس پر مجبور کرو کہ میں تمہارے معاملات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح انجام دوں تو میں اس قابل نہیں کہ آپ کی مشیت کا حق ادا کر سکوں، اس لئے کہ میں تمہاری طرح کا انسان ہوں اور تم میں سے ایک معمولی فرد سے بھی بہتر نہیں ہوں تم میری نگہبانی کرو، اگر میں راستی اختیار کروں تو میری پیروی کرو اگر میں کجروی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔

(اشہر مشاہیر الاسلام، ص:۴۲۷)

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اُن سے کہا: اگر تم چاہتے ہو کہ تم اپنے صاحب (ابوبکرؓ) کی رفاقت نصیب ہو تو کرتے پر پیوند ہوں، ازار خستہ ہوں، جوتیوں پر پیوند ہوں، موزے پھٹے پرانے ہوں، امیدیں کوتاہ ہو جائیں اور کھانا پیٹ بھر کر نہ کھایا جائے۔ (کتاب الخراج، ص:۱۵)

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ جمعہ میں تاخیر سے تشریف لائے اور یہ عذر پیش کیا: میرے پاس ایک جوڑا کپڑوں کا تھا، اس کو دھو کر خشک کرنے میں دیر ہو گئی۔ ابوعثمان نہدی کہتے ہیں: میں نے حضرت عمرؓ کو اس حالت میں دیکھا ان کے قمیض میں بارہ پیوند تھے اور ایک پیوند چمڑے کا تھا۔ سیدنا حضرت عمرؓ رعایا کی زندگی کو خوشحال بنانے اور اُن کے ہر قسم کے حقوق کی حفاظت کرنے کی انتہائی خواہش کے سلسلہ میں راتوں کو تفتیش حالات کے لئے گشت کرنا ایک مشہور تاریخی حقیقت ہے۔ اس کو ناکافی سمجھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ! شب کا گشت تمام صوبوں میں کروں گا، دو ماہ مصر کا دورہ کروں گا، دو ماہ بحرین اسی طرح کوفہ بصرہ کا۔ (طبری عن الحسن)

سیدنا صدیق اکبرؓ بیت المال سے قوت

لایموت روزینہ لے کر گھر کا گزارا کرتے تھے، ایک مرتبہ صدیق اکبرؓ کی زوجہ محترمہ نے کسی شیریں چیز کھانے کی خواہش کی۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا: میرے پاس اس قدر گنجائش نہیں کہ میں تمہاری خواہش پوری کروں۔ زوجہ محترمہ نے پس انداز کر کے حلوا پکانے کے لئے آپ کے سامنے پیش کیا تو آپ نے وہ رقم ان سے منگوائی اور بیت المال میں داخل کر دی اور فرمایا معلوم ہوا کہ ہم اپنی قوت لایموت سے اس قدر زائد لے رہے ہیں، اس روز سے بیت المال میں سے اپنا وظیفہ کم کر دیا۔ یہی حال سیّدنا عمرؓ کا تھا، ایک مرتبہ عرب میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط پڑ گیا، لوگ بھوک سے مرنے لگ گئے، حضرت عمرؓ فاقہ اختیار کرنے لگ گئے، دن میں ایک دفعہ جَو کی روٹی پر تھوڑا سا زیتون لگا کر کھا کر گزارا کرنے لگے، صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں: قحط کی وجہ سے آپؓ کا رنگ سیاہ ہو گیا اور بہت کمزور ہو گئے، ہم سب کہتے تھے کہ اگر عرب میں قحط ختم نہ ہوا تو عمرؓ لوگوں کے غم میں مستقل فاقوں کی وجہ سے جلد مر جائیں گے۔ یہی حال حضرت سیّدنا عثمانؓ کا تھا۔

(سیرت عمرؓ علامہ طنطاوی)

ابن سعیدؓ کہتے ہیں میں نے حضرت عثمانؓ کو اس حالت میں دیکھا دوپہر کے وقت مسجد نبوی کے صحن میں کچی اینٹ کا تکیہ سر کے نیچے رکھے سو رہے ہیں، میں نے اپنے والد سے پوچھا ایسا حسین وجمیل اس حالت میں کون تھا جو مسجد میں لیٹا ہوا تھا؟ والد نے کہا: یہ امیر المومنین حضرت عثمانؓ ہیں۔ (اشہر مشاہیر الاسلام، ص:۹۳، ج:۱)

امارت وحکومت کا یہی تصور اس کی عملی ذمہ داریوں کا یہی نقشہ ہے جس کی وجہ سے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات عالیہ میں یہ واضح کر دیا کہ جو شخص اس ذمہ داری کا اہل نہ ہو جو اپنی زندگی کو تج کر قوم کی خدمت کے لئے وقف نہ ہو سکے، وہ محض اپنی زرطلبی اور اقتدار کی خاطر اس کو قبول نہ کرے ورنہ اسے خدا کے سامنے ذلیل و رسوا ہونا پڑے گا۔

علامہ سیوطیؒ نقل کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عامر کہتے ہیں حضرت عمرؓ فریضہ خلافت کی اہمیت اور ذمہ داری کے پیش نظر روتے تھے، جس سے آپ کے آنسو سے داڑھی مبارک تر ہو جاتی اور فرماتے: اے کاش! میں مٹی ہوتا بلکہ کچھ بھی نہ ہوتا اور میری ماں مجھ کو نہ جنتی۔

ابن عبدالبر نے استیعاب میں نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن ابی ہذیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خلافت کے زمانہ میں اس حال میں دیکھا کہ ان کے بدن پر ایک موٹا کرتا تھا جو پرانا بھی تھا ایک چادر میں لپٹے ہوئے تھے اور دوسری کو اوڑھے ہوئے تھے، بازاروں میں تقویٰ صدق گفتاری حسن معاملات کی تلقین فرماتے پھرتے تھے۔ (حیات ابن ابی طالب، ص:۱۱۰)

دنیا میں بڑے عادل انصاف پسند اور رحم دل بادشاہ گزرے ہیں مگر کوئی قوم سیّدنا عمرؓ جیسا کوئی حکمران پیش کر سکتی ہے جو پیوند لگے کپڑے پہن کر فرش خاک پر بیٹھ کر عرب وایران کی قسمتوں کے فیصلے کرتا تھا اور غریب بیوہ عورتوں کی چولہوں میں آگ جلانے، کھانا پکانے میں بھی دریغ نہیں کرتا تھا، آپ کی فوجوں نے ایران کی ساسانی حکومت کا تختہ الٹ دیا، قیصر و کسریٰ شہنشاہوں کے سامنے آپ کا نام آتا تو بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ ان کے دربار میں امیر معاویہؓ اور حضرت خالدؓ جیسے جرنیلوں اور فاتح مصر عمروؓ بن عاص جیسے گورنروں سے باز پرس کی جاتی تھی۔

(بشکریہ ماہنامہ الخیر ملتان، دسمبر ۲۰۱۸ء)

جہانیاں میں ختم نبوت کانفرنس

جہانیاں..... حضرت مولانا محمد اکرم لانگ مدظلہ ہمارے خیر المدارس ملتان کے طالب علمی کے دور کے ساتھی ہیں، آپ دورۂ حدیث کی کلاس میں تھے۔ ہماری جلالین شریف کا سال تھا۔ ۱۹۷۲ء سے ان کے ساتھ یاداللہ ہے۔ اللہ پاک نے انہیں اولاد سے سرفراز فرمایا۔ ان کے ایک فرزند ارجمند مولانا اکرام الحق لانگ ہیں۔ متحرک وفعال نوجوان عالم دین ہیں۔ جہانیاں منڈی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ دار ہیں۔ ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی کی مشاورت سے انہوں نے ۱۷ نومبر کو بلدیہ جہانیاں کے ہال میں ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم، تبلیغی جماعت کے معروف عالم دین، جامعہ عمر بن خطاب ملتان کے بانی، مہتمم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا کریم بخش مدظلہ اور راقم کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں ختم نبوت کے ساتھ ساتھ ناموس رسالت کے تحفظ کا موضوع غالب رہا۔ کانفرنس کے انتظامات میں مولانا سیّد وجیہ الرحمٰن شاہ، مولانا منیر احمد اختر، مولانا محمد اکرم کی سرپرستی ومشاورت شامل رہی۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

دنیا و آخرت میں نجات کا ذریعہ

نبی کریم ﷺ کی تین نصائح

مفتی غلام مصطفیٰ رفیق

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں، کئی احادیث آپ سے منقول ہیں، ترمذی شریف میں آپؓ سے ایک حدیث منقول ہے، اس میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ۔"

(سنن ترمذی، باب ماجاء فی حفظ اللسان)

ترجمہ: "میں نے نبی کریم ﷺ سے گزارش کی: اے اللہ کے رسول! مجھے بتلائیے کہ دنیا اور آخرت میں نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ان کے سوال کے جواب میں تین چیزوں کی نصیحت فرمائی۔"

تین باتوں کو نجات کا سبب بتلایا:

۱:- اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔

۲:- تمہارا گھر تمہاری کفایت کرے، یعنی اپنے گھر میں رہا کرو۔

۳:- اپنے گناہوں پر رویا کرو۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے سوال کے جواب میں نجات کا ذریعہ اور سبب جن تین چیزوں کو بتلایا ہے، ان میں سے ہر ایک سے متعلق کچھ تفصیل درج ذیل ہے:

پہلی نصیحت

زبان کو قابو میں رکھنا

نبی کریم ﷺ نے پہلی چیز جس کو نجات کا سبب بتلایا ہے، وہ ہے: "أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ" ارشاد فرمایا: "اپنی زبان کو اپنے کنٹرول میں رکھنا۔" یعنی اپنی زبان کو ایسی چیزوں اور ایسی باتوں سے پاک رکھو جن باتوں میں کوئی خیر اور بھلائی نہ ہو، لایعنی گفتگو سے اپنی زبان کو بند رکھو۔

انسانی اعضاء میں سے زبان بڑی اہمیت رکھتی ہے، اسے علماء نے دو دھاری تلوار قرار دیا ہے، یہ حق میں بھی چلتی ہے اور باطل میں بھی۔ انسان کی زبان زندوں پر بھی چلتی ہے اور کبھی مُردوں کو بھی نہیں بخشتی۔ اس لئے انسان جو بول اپنی زبان سے نکالے، سوچ سمجھ کر نکالے، ساتھ ساتھ اپنی گفتگو کے بارے میں یہ سوچ بھی رکھے کہ میرا کہا ہوا سب کچھ لکھا جارہا ہے، مجھے اپنے ہر ہر بول کا حساب دینا ہوگا، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں، کیا میں اس کا حساب دے سکتا ہوں؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ" کہ انسان کی زبان سے کوئی لفظ ایسا نہیں نکلتا جسے لکھنے کے لئے حاضر باش فرشتہ نگران موجود نہ ہو، یعنی میری اور آپ کی تمام تر گفتگو لکھی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتے اس کے لئے مقرر کر رکھے ہیں، اس لئے ہمیں اپنی گفتگو میں، گپ شپ میں، ہنسی مذاق میں بھی احتیاط سے کام لینا چاہیے، زبان سے غلط بول نکل جائے تو بندہ اللہ کے حضور صدقِ دل سے معافی مانگے اور آئندہ کے لئے اپنی زبان کو فضولیات سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا عجیب واقعہ:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے وقت کے عظیم محدث اور عالم تھے، ان کی دینِ اسلام پر استقامت بے مثل تھی، وقت کی تمام طاقتیں انہیں ان کے دینی موقف سے پیچھے نہ ہٹا سکیں، ان کا صبر بعد میں آنے والوں کے لئے ایک مثال بنا۔ ان کے بارے میں سورۂ ق کی مذکورہ آیت کے تحت مفسرین نے ایک عجیب واقعہ نقل کیا ہے کہ: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی حیاتِ مبارکہ کے آخری ایام میں علیل تھے، بیمار تھے، اور عام طور پر بیماری میں انسان کراہتا ہے، کراہنے کی آواز منہ سے نکلتی ہے، جسے ہم آہ آہ کرنا کہتے ہیں، تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کراہ رہے تھے، حضرت طاووس رحمہ اللہ بزرگ بھی ہیں اور محدث بھی ہیں، وہ اُن کے قریب تشریف فرما تھے، انہوں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کہا کہ: "یکتب الملک کل شیء حتی الأنین" یعنی فرشتے انسان کی زبان سے نکلا ہوا ہر کلام ہر لفظ لکھ لیتے ہیں، محفوظ

کر لیتے ہیں، حتیٰ کہ مریض کا کراہنا بھی لکھ لیا جاتا ہے، امام احمد بن حنبل ؒ نے جب یہ بات سنی تو: "فلم یئن أحمد حتی مات رحمه الله " یعنی "امام احمد ؒ نے کراہنا بھی ختم کر دیا، یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے۔"

اس سے اندازہ لگائیں کہ یہ حضرات اپنی زبان کے معاملے میں کتنی احتیاط کرتے تھے، مباح باتیں بھی بلاضرورت اپنی زبان سے نہیں نکالتے تھے۔ امام احمد ؒ نے بیماری اور مرض کی وجہ سے کراہنا بھی ختم کر دیا کہ کہیں اس پر قیامت میں پوچھ گچھ نہ ہو۔

فسادات کا ایک بڑا سبب:

اگر ہم غور کریں تو ہمیں اکثر لڑائی، جھگڑوں اور فسادات کی بنیاد اور سبب انسانی زبان کی بے احتیاطی اور بے باکی نظر آئے گی۔ ہماری زبانیں آج بڑی بے احتیاط ہو چکی ہیں، جو کچھ ہماری زبانوں پر آتا ہے، ہم بولتے چلے جاتے ہیں، سوچتے بھی نہیں کہ ہماری یہ باتیں برائیوں کے پلڑے کو بھاری کرنے کا سبب بن رہی ہیں، ان پر قیامت میں ہماری سخت پکڑ ہو سکتی ہے اور ہماری غیر محتاط باتیں ہمیں دوزخ کی آگ میں دھکیل سکتی ہیں۔

زبان کی بے احتیاطیوں کا نتیجہ:

حضرت معاذ بن جبل ؓ مشہور صحابی ہیں، وہ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ: یا رسول اللہ! "أخبرنی بعمل یدخلنی الجنة ویباعدنی من النار "..... "مجھے ایسا عمل بتلا دیجئے جس کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو سکوں اور جہنم سے دور کر دیا جاؤں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لقد سألتنی عن أمر عظیم "..... "اے معاذ! تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے۔" پھر نبی کریم ﷺ نے انہیں عبادات بتلائیں کہ نماز کا اہتمام کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کی استطاعت ہو تو حج کرنا، شرک سے بچنا اور ساتھ ساتھ کچھ نفلی عبادات سے بھی آگاہ فرمایا۔ اس روایت کے آخر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ألا أخبرک بملاک ذلک کله "..... "اے معاذ! کیا میں تمہیں وہ چیز بھی بتلا دوں، جس پر گویا ان سب کا دارومدار ہے۔" یعنی ان عبادات کا مدار اس چیز پر ہے، جس کے بغیر یہ سب چیزیں ہیچ اور بے وزن ہیں، حضرت معاذ ؓ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ! ضرور وہ چیز بھی بتلا دیں، نبی کریم ﷺ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور ارشاد فرمایا: "کف علیک هذا "..... "اس کو روکو۔" یعنی زبان کو قابو میں رکھو، یہ چلنے میں بے احتیاط اور بے باک نہ ہو۔ حضرت معاذ ؓ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! "وإنا لمؤاخذون بما نتکلم به "..... "ہم جو باتیں کرتے ہیں کیا ان پر بھی ہم سے مواخذہ ہوگا؟" باز پرس کی جائے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ثکلتک أمک یا معاذ! "..... "اے معاذ! تجھے تیری ماں روئے۔" (عربی زبان کے محاورہ میں یہ کلمہ یہاں پیار و محبت کے لئے ہے) "وهل یکب الناس فی النار علی وجوههم إلا حصائد ألسنتهم " "لوگوں کو دوزخ میں ان کے منہ کے بل زیادہ تر ان کی زبانوں کی بے باکانہ باتیں ہی ڈلوائیں گی، یعنی آدمی جہنم میں اوندھے منہ زیادہ تر زبان کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے ہی ڈالے جائیں گے۔

اس حدیث کو سامنے رکھ کر ہم اپنے آپ کو دیکھ سکتے ہیں کہ زبان سے سرزد ہونے والے بڑے بڑے گناہ آج ہمارے درمیان وبا کی طرح پھیل چکے ہیں اور ان گناہوں سے بچنے والے لوگ نہایت ہی کم ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی عادتِ مبارکہ:

نبی کریم ﷺ سید الانبیاء والمرسلین ہیں، قیامت تک کے لئے آخری پیغمبر ہیں، رسول اللہ ﷺ کو اس دنیا میں سب سے زیادہ بولنے کی حاجت و ضرورت تھی، اس لئے کہ آپ ﷺ قیامت تک پیدا ہونے والے انسانوں کے لئے مقتدیٰ اور پیشوا تھے، آپ ﷺ نے ساری انسانیت کو ہر لحاظ سے ہدایات دینی تھیں، اور اس ضرورت کے لئے آپ ﷺ بولنے میں کوئی کمی بھی نہیں فرماتے تھے، آپ ﷺ نے ضرورت کی ہر چھوٹی بڑی بات بتلائی اور زندگی کے ہر شعبے سے متعلق راہنمائی فراہم کی، اس کے باوجود آپ ﷺ کو دیکھنے والے صحابہ کرام ؓ ارشاد فرماتے ہیں: "کان رسول الله صلی الله علیه وسلم طویل الصمت ولا یتکلم إلا فیما یرجوا ثوابه " کہ "نبی کریم ﷺ بہت زیادہ خاموش رہتے تھے اور آپ ﷺ صرف وہی بات فرماتے تھے جس پر ثواب کی امید ہوتی تھی، اس سے زبان کی احتیاط کا اندازہ لگائیں۔

زبان کی آفتیں:

زبان کے ذریعہ ہم سے بے شمار گناہ سرزد ہوتے ہیں، ان گناہوں میں غیبت، چغل خوری، گالم گلوچ، دوسرے مسلمانوں کو ایذارسانی شامل ہے، اس لئے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا گیا ہے: "المسلم من سلم المسلمون من

لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ ''اصل حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، یعنی مسلمان کی زبان غیبت، چغلی، بدگوئی اور فحش باتوں سے محفوظ رہے۔ یہاں زبان کو پہلے ذکر فرمایا اور ہاتھ کو بعد میں، علماء لکھتے ہیں: ''قدم اللسان لأن التعرض به أسرع وقوعا وأكثر'' کہ زبان سے سرزد ہونے والی خطائیں جلدی بھی ہوتی ہیں اور اکثر بھی۔ عام طور پر دوسروں کو تکلیف دینے کے لئے انسان زبان کا استعمال زیادہ کرتا ہے اور جو شخص دوسروں کو ہاتھ سے تکلیف نہیں دے سکتا، وہ بھی زبان کے ذریعہ ایذاء پہنچاتا ہے۔

آج ہماری مجلسیں اور بیٹھکیں غیبت سے بھری ہوتی ہیں، ہمیں یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ دوسروں کی غیبت کر کے ہم اپنے اعمال بھی ضائع کر رہے ہیں اور گناہ کبیرہ کے مرتکب ہو رہے ہیں، یعنی غیبت کے گناہ ہونے کا احساس بھی ہمارے دلوں سے رخصت ہو چکا ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے حالات پر رحم فرمائے اور ہمیں سمجھ نصیب فرمائے۔

حضرت داؤد الطائی رحمہ اللہ کا غیبت کی وجہ سے بے ہوش ہونا:

ایک بزرگ گزرے ہیں جن کا نام ابو سلیمان داؤد الطائیؒ ہے، یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے ہیں، یہ بڑا عجیب ذوق رکھتے تھے، ساری زندگی انتہائی زہد و استغناء کے ساتھ گزاری، روٹی کو پانی میں بھگو لیتے تھے، جب وہ گھل جاتی تو شربت کی طرح اسے پی لیتے اور فرماتے تھے: جتنے وقت میں میں ایک ایک لقمہ توڑ کر کھاؤں گا، اتنے عرصہ میں قرآن کریم کی پچاس آیتیں تلاوت کر سکتا ہوں، لہٰذا روٹی کھانے میں عمر کیوں ضائع کروں؟!

ایک دن ایک شخص ان کے پاس آئے اور نصیحت کرنے کی درخواست کی، حضرت داؤد طائی رحمہ اللہ نے فرمایا: ''دیکھو کہ اللہ تمہیں اس جگہ نہ دیکھے جہاں کا اس نے تمہیں منع فرمایا ہے، اور جہاں کا تمہیں حکم دیا ہے، وہاں تمہیں غیر حاضر نہ پائے۔'' مختصر الفاظ میں کتنی عمدہ اور گہری بات فرمائی ہے۔

ان کے بارے میں بعض محدثین نے شروحات حدیث میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ یہ ایک مرتبہ کسی جگہ سے گزر رہے تھے، یکدم وہاں بے ہوش ہو کر گر پڑے، انہیں اٹھا کر ان کے گھر لے جایا گیا، جب بے ہوشی سے افاقہ ہوا تو پوچھا گیا کہ اس جگہ آپ پر بے ہوشی کیوں طاری ہوئی اور آپ کیوں گر پڑے تھے؟

جواب میں انہوں نے کیا کہا؟ یہ سمجھنے کی بات ہے، ارشاد فرمایا: ''ذكرت أني اغتبت رجلاً في هذا الموضع، فذكرت مطالبتهٗ إياي بين يدي الله تعالى'' جب میں اس جگہ پہنچا تو مجھے یاد آیا کہ اس مقام پر ایک مرتبہ کسی کی غیبت ہو گئی تھی، اور مجھے وہاں پہنچ کر یہ احساس پیدا ہوا کہ کل قیامت کے دن اللہ کے سامنے مجھ سے اس بارے میں مطالبہ ہوا، حساب کتاب کیا گیا، مجھ سے پوچھا گیا تو میں کیا جواب دوں گا؟ اس محاسبہ اور اللہ کے سامنے پیشی کے خوف نے مجھے بے ہوش کر دیا۔

ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کا ایک دعوت میں شریک ہونا:

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ بڑے بزرگ گزرے ہیں، طویل واقعہ ہے کہ انہوں نے شہنشاہیت چھوڑ کر فقیری اختیار کر لی تھی اور اللہ تعالیٰ کے مقرب اور برگزیدہ بندے بن گئے۔

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کو ایک دعوت میں بلایا گیا، ضیافت کا اہتمام کیا گیا، آپ وہاں تشریف لے گئے۔ جب وہاں پہنچے اور بیٹھ گئے تو جو لوگ وہاں موجود تھے: ''أخذوا في الغيبة'' انہوں نے کسی کی غیبت شروع کر دی، ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے بڑے احسن انداز میں انہیں سمجھایا، ارشاد فرمایا کہ: دیکھو: ''عندنا يؤكل اللحم بعد الخبز'' ہمارے ہاں پہلے لوگ روٹی کھاتے ہیں، پھر گوشت کھاتے ہیں، یعنی روٹی توڑ کر شوربے میں ڈالی، ثرید بنائی اور پھر بوٹیاں رکھ دیں، تو روٹی کے بعد لوگ گوشت کھا لیتے ہیں اور تم لوگ ایسے ہو کہ: ''وأنتم ابتدأتم بأكل اللحم؟'' تمہارے یہاں روٹی سے پہلے ہی گوشت خوری شروع ہو گئی، یعنی ابھی کھانا شروع بھی نہیں کیا اور گوشت کھانا شرع کر دیا، یعنی تم لوگوں نے دوسروں کی غیبت شروع کر دی، ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ کا اشارہ قرآن کریم کی اس آیت کی طرف تھا کہ:

''أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ۔''

''کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ سو اس کو تو تم ناپسند کرتے ہو۔''

یعنی غیبت کرنا مردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے، لہٰذا جس طرح وہ تمہیں پسند نہیں، اسی طرح غیبت سے بھی اپنے آپ کو دور رکھو۔

نبی کریم ﷺ کی پہلی نصیحت کا حاصل اور

خلاصہ یہ ہے کہ زبان اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، اس کا بے جا استعمال نہ کیا جائے۔ ہرانسان اپنی زبان کو قابو میں رکھے اور بلاضرورت، لایعنی کلام، فضول گفتگو، گپ شپ سے اپنے آپ کو بچائے۔ یہ نجات کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے اور فسادات، لڑائی اور جھگڑوں سے بچنے کے وسائل میں سے ایک اہم وسیلہ ہے۔

دوسری نصیحت

اپنے گھر میں رہنا

سرکار دوعالم ﷺ نے دوسری نصیحت یہ فرمائی کہ: ''وَلْیَسَعْکَ بَیْتُکَ ''تمہارے گھر میں تمہارے لئے گنجائش ہونی چاہیے، تمہارا گھر تمہاری کفایت کرے، یعنی بری مجلسوں اور برے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی بجائے یکسوئی کے ساتھ اپنے گھر میں رہا کرو، اور اپنے گھر میں رہنے کو اپنے لئے غنیمت جانو، اس لئے کہ یکسوئی کے ساتھ گھر میں رہنا، بہت سارے فتنوں، فسادات اور برائیوں سے نجات پانے کا ذریعہ اور سبب ہے۔ جب انسان کا گھر سے باہر کوئی دینی یا دنیاوی کام نہ ہو، کوئی ضرورت اور حاجت نہ ہو تو اب بلاضرورت گھر سے باہر رہنا، بلاضرورت گھومتے پھرتے رہنا، یہ شریعت میں پسندیدہ عمل نہیں ہے، البتہ کسی کے جنازے میں شریک ہونا، عیادت کے لئے جانا، دینی محافل مجالس میں شریک ہونا، یہ چیزیں انسان کے لئے مفید اور باعث اجر وثواب ہیں، مطلقاً بلاکسی ضرورت اور حاجت کے گھومنا پھرنا اس کو اچھا نہیں سمجھا گیا۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں، یہ اور اُن کے صاحبزادے سائب ان افراد میں شامل ہیں جنہوں نے حبشہ کی جانب ہجرت کی تھی، اور یہ مہاجرین میں سے پہلے صحابیؓ ہیں جنہوں نے مدینہ منورہ میں سن ۲ ہجری میں وفات پائی تھی، اور ان کا یہ اعزاز ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی نعش مبارک کو بوسہ دیا تھا۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے چند سوالات کئے، ان سوالات میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ: اے اللہ کے رسول! ''اِئْذَنْ لَنَا فِي السِّيَاحَةِ ''یعنی ''ہمیں سیر وسیاحت کی اجازت عنایت فرمایئے۔ گھومنے پھرنے کی اجازت عطا فرمائیں۔ نبی کریم ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا: ''إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ ''یعنی ''میری امت کے لئے سیر وسیاحت یہی ہے کہ: اللہ کے راستہ میں جہاد کیا جائے۔''

دیکھئے! اس حدیث میں آپ ﷺ نے بغیر کسی منفعت کے سیر وسیاحت کرنے کی اجازت عنایت نہیں فرمائی، بلکہ اس سے منع فرمایا، کیونکہ زمین پر گھومنا پھرنا اور دور دراز کا سفر اختیار کرنا جہاد فی سبیل اللہ میں مطلوب ومحمود ہے۔ محض سیر وسیاحت کی خاطر خواہ مخواہ دنیا کے چکر کاٹنا، جیسا کہ بعض فقیر قسم کے لوگ کرتے ہیں، عقلمندی کی بات نہیں ہے اور نہ اس سے کوئی اُخروی منفعت و بھلائی حاصل ہوتی ہے۔ بلاضرورت گھر سے باہر رہنے اور گھومنے پھرنے سے بہت سارے گناہوں میں مبتلا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے، خاص کر فتنے کے زمانے میں گھر میں رہنا انسان کے لئے فتنوں اور پریشانیوں سے بچاؤ کی بہترین تدبیر ہے۔ فضول کی محافل اور مجلسیں لگانا اور ان میں دوسروں کی غیبت اور تبصروں میں مشغول ہونا اپنی زندگی کے قیمتی وقت کو ضائع کرنا ہے۔

دوسری نصیحت میں ہمیں یہی بتایا گیا ہے کہ بری محافل، مجالس اور غلط دوستی، اور صحبت سے اپنے آپ کو دور رکھیں، باہر گھومنے پھرنے کی بہ نسبت اپنے گھر میں رہنا اسی میں عافیت ہے۔ بعض دوستیاں اور تعلقات انسان کو حق سے دور کردیتے ہیں اور انسان قیامت کے دن ایسے برے لوگوں کی دوستی پر افسوس اور ندامت کرے گا، مگر اس دن کی ندامت انسان کو نجات نہیں دلا سکے گی۔ سورۂ فرقان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۔ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا۔'' (الفرقان:۲۷،۲۸)

''اور جس دن کاٹ کاٹ کھائے گا گناہ گار اپنے ہاتھوں کو، کہے گا: اے کاش! میں نے پکڑا ہوتا رسول کے ساتھ راستہ۔ ہائے افسوس! کاش! میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔''

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے نافرمانوں سے دوستی اور وابستگی نہیں رکھنی چاہیے، اس لئے کہ اچھی صحبت سے انسان اچھا اور بری صحبت سے انسان برا بنتا ہے۔ اکثر لوگوں کی گمراہی کی وجہ غلط دوستوں کا انتخاب اور صحبت بد کا اختیار کرنا ہی ہے۔ اس لئے حدیث میں بھی صالحین کی صحبت کی تاکید اور بری صحبت سے اجتناب کا حکم دیا گیا ہے۔

تیسری نصیحت

اپنی خطاؤں اور گناہوں پر رونا:

نبی کریم ﷺ نے تیسری نصیحت یہ فرمائی کہ: ''وَابْکِ عَلٰى خَطِيْئَتِکَ ''یعنی اپنی خطاؤں، اپنے گناہوں اور نافرمانیوں پر اللہ کے حضور شرمسار

ہو کر گڑگڑاؤ، اشک بہایا کرو، رویا کرو۔

احساسِ ندامت اور خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو اللہ تعالیٰ کو بڑے محبوب ہیں۔ مومن آدمی جتنا اشکِ ندامت گراتا ہے، اتنا ہی اللہ کے ہاں محبوب بنتا چلا جاتا ہے۔ تفسیر کبیر میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اور تفسیر روح المعانی میں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث قدسی نقل کی ہے، یعنی اللہ رب العالمین کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ: ''لَأَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْنَ أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ زَجَلِ الْمُسَبِّحِیْنَ'' کہ گناہگاروں کا رونا، احساسِ گناہ میں آنسو بہانا، اللہ کے سامنے عاجزی کرنا، یہ اللہ تعالیٰ کو تسبیح خوانوں کی آواز سے زیادہ پسندیدہ ہے، اس لئے ہمیں یہ نصیحت کی گئی ہے کہ اپنے پروردگار کے سامنے اپنی خطاؤں پر رویا کرو۔

کہمس بن حسن قیسی رحمۃ اللہ علیہ کا چالیس برس تک رونا:

حضرت کہمس بن حسن قیسی رحمۃ اللہ علیہ بصرہ میں ایک بڑے پایہ کے بزرگ گزرے ہیں، حدیث کی کتابوں میں ان کی سند سے کئی روایات بھی موجود ہیں، وہ مشہور روایت جس میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو شب قدر کی دعا سکھائی ہے: ''اللّٰھم إنک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی'' یہ روایت ان ہی کی سند سے ترمذی شریف میں منقول ہے۔ ۱۴۹ ہجری میں ان کا انتقال ہوا ہے۔ انہوں نے اپنی والدہ کی بڑی خدمت کی ہے۔ ان کی سوانح میں لکھا ہے کہ جب ٹھنڈا پانی پیتے تو یہ ایک نعمت بھی ان کے نزدیک اتنی بڑی قیمت رکھتی تھی کہ ٹھنڈا پانی پی کر اس کے بدلے میں، صلے میں آنسو بہایا کرتے تھے، کہ: اے اللہ! آپ نے اپنے فضل سے ٹھنڈے پانی کی نعمت عطا کی۔

ان کے بارے میں کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک معمولی غلطی پر چالیس سال تک آنسو بہاتے رہے۔ ایک دن یہ بیٹھے ہوئے ایک دوسرے بزرگ ابوسلمہؒ کے سامنے اپنے گناہوں کا شکوہ کرنے لگے، اور کہنے لگے: میں نے ایک ایسا گناہ کیا ہے جس پر چالیس سال سے رو رہا ہوں۔ ابوسلمہؒ نے یہ بات سنی تو حیران ہوئے اور پوچھا: ایسا کون سا گناہ سرزد ہوا ہے؟ کہمسؒ کہنے لگے: ایک دن میرے بھائی مجھ سے ملنے آئے، میں نے ایک دینار کی مچھلی خریدی، چنانچہ میرے بھائی نے وہ مچھلی کھائی، میں نے اُٹھ کر اپنے پڑوسی کی دیوار سے مٹی کا ایک ٹکڑا اُٹھالیا، تاکہ وہ اس سے ہاتھ پونچھ لے، صاف کرلے۔ اس مٹی کے ٹکڑے کے اُٹھانے پر میں چالیس سال سے رو رہا ہوں، کیوں کہ وہ ٹکڑا میں نے اپنے پڑوسی کی اجازت اور اس کے علم میں لائے بغیر اُٹھالیا تھا۔ اللہ اکبر! کیسا احساس اور کیسا خدا کا خوف ان کے دلوں میں رچا بسا تھا، اور آخرت کا محاسبہ ہروقت ان کی آنکھوں کے سامنے رہتا تھا، چڑھتے سورج کی طرح حساب کتاب اور پوچھ گچھ پر یقین واعتقاد تھا۔

ترمذی شریف میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے، آپ نے فرمایا: ''لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَةِ اللّٰہِ۔'' یعنی ''اس آدمی کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی جو اللہ کے خوف سے روتا ہو۔''

نیز ایک طویل روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''سَبْعَةٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّہٗ'' کہ ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سائے میں رکھے گا جس روز اللہ کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔'' ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے دامن رحمت میں جگہ دے گا اور انہیں آخرت کی سختیوں سے بچائے گا۔ قیامت کے روز جب کہ تمام لوگ پریشان وحیران ہوں گے تو یہ سات قسم کے لوگ عرش کے سائے میں رحمتِ الٰہی کی نعمت میں آرام وسکون سے ہوں گے۔ ان سات آدمیوں میں ایک وہ آدمی بھی شامل ہے جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرتا ہے اور اللہ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں۔

حضرت ثابت بنانیؒ کا خوف خدا میں رونا:

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں، ائمہ حدیث میں سے ہیں، اللہ کے خوف اور خشیت سے بہت کثرت کے ساتھ رویا کرتے تھے، یہاں تک کہ ان کی آنکھیں دکھنے لگیں، طبیب نے کہا کہ ایک بات کا وعدہ کرلو، آنکھ اچھی ہوجائے گی، اور وہ بات یہ ہے کہ رویا نہ کرو۔ حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ نے طبیب کی یہ بات سنی تو فرمایا: ''فَمَا خَیْرُھُمَا إِذَا لَمْ یَبْکِیَا۔'' اس آنکھ میں کوئی خوبی ہی نہیں، اگر وہ روئے نہیں، وہ آنکھ ہی کیا جو اللہ کے خوف سے نہ روئے۔

حاصل یہ ہے کہ انسان اپنی خطاؤں پر رویا کرے، اور اگر رونا نہ آئے تو کم ازکم رونے کی شکل ہی بنالیا کرے، بتکلف رونے کی کوشش کیا کرے، اس سے دل کی سختی دور ہوتی ہے۔ آنکھوں کا خشک رہنا، جامد رہنا، آنکھوں سے اللہ کی یاد میں آنسوؤں کا نہ بہنا، یہ اچھی علامت نہیں ہے، ایک حدیث مبارکہ میں اس کو بدبختی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصیحتوں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ ☆☆

امانت اور خیانت!

گزشتہ سے پیوستہ

مفتی تنظیم عالم قاسمی

غلط مشورہ دینا:

مشورہ جب کسی سے لیا جاتا ہے تو وہ ان کے حق میں امین ہوتا ہے اسے چاہئے کہ وہی مشورہ دے جس میں اس کے علم کے مطابق مشورہ لینے والے کا خیر وفلاح مضمر ہو۔ دل میں جو بات آئے کسی ذہنی تحفظ کے بغیر صاف صاف کہہ دے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کے مشورہ لینے پر ارشاد فرمایا: ''المستشار مؤتمن''(ترمذی)... ''جس سے مشورہ چاہا جائے وہ امانت دار ہے...''

مشورہ لینے والا اپنا خیر خواہ سمجھ کر کسی سے مشورہ طلب کرتا ہے، اب اگر وہ ذاتی حسد اور عناد کی بنیاد پر ایسا مشورہ دے جس میں اس کے لئے نقصان ہو تو گویا اس نے مشورہ طلب کرنے والے کو دھوکہ دیا اور اس کے ساتھ خیانت کا معاملہ کیا؛ کیونکہ اس نے اپنے علم ودانست کے خلاف مشورہ دیا ہے، کسی ایک شخص کو اگر کسی سے دشمنی وعداوت ہو یا کسی بنیاد پر آپس میں رنجش کا ماحول ہو اور اتفاق سے ایک نے دوسرے سے کسی بابت مشورہ طلب کر لیا، تو اسے اخلاص دل سے محبت کے ساتھ صحیح صحیح مشورہ دینا چاہئے اور اپنا دل صاف کر لینا چاہئے؛ اس لئے کہ مشورہ لینے کا مطلب اس نے اسے اپنا ہمدرد اور خیر خواہ تسلیم کر لیا ہے اور جب ایک شخص دوستی کا ہاتھ بڑھائے تو اخلاق وانسانیت کا تقاضا ہے کہ دوسرا بھی تواضع کی پلکیں بچھا دے اور محبت کا بدلہ محبت سے دینے کا فیصلہ کرے اور اگر دل میں نفرت اس قدر ہو کہ بھلائی اس کے حق میں سوچ ہی نہیں سکتا تو پھر مشورہ دینے سے صاف انکار کر دے؛ لیکن اگر کدورت اور عداوت کے سبب غلط مشورہ دیا؛ تاکہ وہ ہلاک ہو جائے یا اسے پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے تو یہ معصیت کا ارتکاب ہوگا قیامت کے دن اس کا حساب دینا ہوگا۔

کسی کا راز ظاہر کرنا:

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اذا حدث الرجل الحدیث ثم التفت فھی امانۃ۔''(ترمذی)

''جب ایک شخص کوئی بات کہے اور چلا جائے تو یہ بھی امانت ہے۔''

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص نے آپ سے کوئی ایسی بات کہی جس کو وہ دوسروں سے چھپانا چاہتا ہے، آپ پر اعتماد کرتے ہوئے اس نے اپنے دل کے خیالات کا اظہار کیا؛ تاکہ آپ کوئی مشورہ دے سکیں یا اس کے دکھ درد میں کام آ سکیں، تو آپ کے لئے اس کی یہ بات امانت کے درجے میں ہے، اپنی ذات تک اسے محدود رکھیں، دوسروں کو بتانا جائز نہیں اس سے اس کے اعتماد کو ٹھیس پہنچے گی اور تکلیف کا احساس ہوگا، بسا اوقات انسان دوستی اور تعلقات کی بنیاد پر کسی سے کچھ کہہ دیتا ہے اور اسے یقین ہوتا ہے کہ میرا یہ راز اس کے سینے میں محفوظ رہے گا مگر دوسرا شخص اس کا خیال نہیں کرتا بالخصوص جب دونوں میں کسی وجہ سے دوستی رنجش میں تبدیل ہو جاتی ہے، تو اس کے سارے راز دوسروں کے سامنے اگل دیتا ہے؛ تاکہ اس کی تحقیر ہو اور لوگ اسے برا بھلا کہیں یہ نہایت برا عمل اور نچلی حرکت ہے، اس سے خدا ناراض ہوتا ہے اور نہ معلوم خدا کی کون سی ناراضگی ہلاکت کا سبب بن جائے۔

اسی طرح میاں بیوی کے درمیان جو بات ہوتی ہے وہ بھی امانت ہے' ان میں سے ہر ایک دوسرے کے لئے لباس ہے، لباس بدن کے عیوب اور راز کی چیزوں کو چھپاتا ہے اسی طرح زوجین کو چاہئے کہ وہ باہمی گفتگو اور قابل اخفاء چیزوں کو پردے میں رکھیں اور کسی بھی حال میں دوسروں کے سامنے ظاہر نہ کریں؛ چنانچہ حضرت ابو سعیدؓ کی روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ان من اعظم الامانۃ عنداللّٰہ یوم القیامۃ الرجل یفضی الی امراتہ وتفضی الیہ ثم ینشر سرھا۔'' (صحیح مسلم)

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی امانت قابل مواخذہ یہ ہے کہ انسان اپنی بیوی کے پاس جائے اور بیوی اس سے لطف اندوز ہو اور پھر شوہر عورت کے راز کو دوسروں کے سامنے ظاہر کر دے۔''

راز تو بہرحال راز ہوتا ہے وہ خواہ میاں بیوی کے درمیان ہو یا دو دوست اور دو ساتھیوں

کے درمیان، اسے چھپانے کی شریعت نے تاکید کی ہے۔ شریعت کا مزاج یہ ہے کہ جہاں تک ہوسکے لوگوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی جائے، کسی کی عزت سے کھلواڑ نہ کیا جائے اور نہ کسی کو ایذا دی جائے اور راز کے اظہار میں ان میں سے کسی کا ارتکاب ضرور ہوتا ہے؛ اس لئے یہ ممنوع اور ناپسندیدہ ہے۔

حق تلفی کرنا:

ایک شخص کسی کو بطور امانت رکھنے کوئی چیز دے اور وہ بھول جائے یا اسے یاد تو ہو مگر اس کے پاس کوئی شہادت نہیں ہے، یہ نازک گھڑی ہوتی ہے' اس میں امانت کا مال لینے والے کے ایمان کا امتحان ہے، وہ اللہ کی گرفت پر یقین رکھتے ہوئے مال واپس کر دیتا ہے یا اس کا حق دبا کر اپنی آخرت کو تباہ کر لیتا ہے، اگر اس نے مال واپس نہ کیا تو یہ حق تلفی ہے اور اس پر سخت وعید آئی ہے، روز محشر اس کا حساب دینا ہوگا۔

جس طرح مادی حق کی ادائیگی سے پہلو تہی حق تلفی ہے' اسی طرح بعض حقوق ایسے ہوتے ہیں جو مادی تو نہیں ہیں؛ لیکن شریعت نے انہیں حق اور امانت سے تعبیر کیا ہے ان کی ادائیگی ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے جیسے میاں بیوی کے باہمی حقوق۔ ایک شخص جب کسی عورت کو اپنے نکاح میں لیتا ہے تو اس پر عورت کے کچھ حقوق عائد ہوتے ہیں اسی طرح زوجیت میں آنے کے بعد عورت سے بھی شوہر کے کچھ حقوق وابستہ ہو جاتے ہیں' یہ حقوق امانت کے درجے میں ہیں، ان کی ادائیگی میں ٹال مٹول یا کمی وکوتاہی کرنا حق تلفی اور خیانت ہے جو ان کے لئے جائز نہیں، والدین اور اولاد کے باہمی حقوق بھی امانت ہے اس میں کمی و کوتاہی خیانت ہے اور موجب گناہ ہے، اسی طرح استاذ اور شاگرد کے درمیان کے حقوق بھی امانت کے درجے میں ہیں، شاگرد کو چاہئے کہ اپنے استاذ کی خدمت' عزت واحترام اور ان کا ادب کریں تو استاذ کو بھی چاہئے کہ وہ پوری امانت داری کے ساتھ اپنے شاگرد کو علمی غذا فراہم کریں، خود کتاب کا مطالعہ کریں اور پوری محنت سے علمی صلاحیت ان میں منتقل کرنے کی کوشش کریں، اس میں کچھ خامی خیانت کے دائرے میں داخل ہے۔

حاکموں اور رعایا کے درمیان باہمی حقوق کا بھی یہی حکم ہے جس طرح عوام پر حکومت کے اصول وقوانین کی پاسداری ضروری ہے اسی طرح حکمرانوں کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ ممکن حد تک عوام کو سہولت فراہم کریں، ان کی ضروریات کا خاص خیال رکھیں، اقتدار کے ذمہ دار نے وسعت کے باوجود اگر رعایا کے حقوق ادا نہ کئے تو گویا اس نے خیانت کی جس کا اسے ضرور حساب دینا ہوگا' اس طرح کی بہت سی مثالیں ہیں جن کا تعلق ایسے حقوق سے ہے جو مادی نہیں ہیں؛ لیکن وہ بھی حق تلفی اور خیانت کے دائرے میں آتے ہیں اور اس کا بھی وہی حکم ہے جو مال میں خیانت کرنے کا ہے۔

ناانصافی کرنا:

قاضی' حاکم اور تمام فیصلہ کرنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ معاملہ کے حقائق تک پہنچنے کی کوشش کریں اور پوری دیانت داری کے ساتھ فریقین کے دلائل کی سماعت کریں پھر قوت دلائل کی بنیاد پر فیصلہ کریں، اس میں قرابت' خاندان' قوم، علاقہ اور مذہب ومسلک وغیرہ کو ہرگز دخل نہ دیں، اگر فیصلہ کرنے والوں نے کسی ذہنی تحفظ کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا تو گویا اس نے خیانت کی اور بڑے گناہ کا ارتکاب کیا؛ اس لئے کہ قاضی حاکم وغیرہ اپنے ماتحتوں کے حق میں امین ہوتا ہے امانت داری کا انھیں پورا پورا پاس ولحاظ رکھنا چاہئے۔ گاؤں دیہات وغیرہ کے سرپنچ کا بھی یہ حکم ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص دو لوگوں کے درمیان بھی کسی بارے میں فیصل بنایا جائے تو وہ بھی امین ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر رکھ کر اور اپنی گرفت کا احساس کرتے ہوئے اسے صحیح صحیح فیصلہ کرنا چاہئے' کسی کی جانب داری اس کے لئے باعث ہلاکت ہے۔

ان ساری تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ امانت کا دائرہ صرف روپے پیسے' جائداد اور مال ومنال تک محدود نہیں؛ بلکہ ہر مالی، قانونی اور اخلاقی امانت تک وسیع ہے، عام طور پر امانت کا لفظ بولنے سے لوگوں کا ذہن مالی امانت کی طرف جاتا ہے اور اسی امانت کی ادائیگی کو کافی سمجھا جاتا ہے، جب کہ امانتداری کے مفہوم میں کافی وسعت ہے، اسی وسیع تر مفہوم میں مسلمانوں کا عمل ہونا چاہئے۔ آج بہت سے فسادات' لڑائی جھگڑے اسی امانت داری کے نہ ہونے کی وجہ سے پیش آتے ہیں۔ اگر مالی' قانونی' اخلاقی اور تمام طرح کی دیانت کو ملحوظ رکھا جائے تو معاشرہ میں امن چین اور سکون ہوگا' بہتر سماج کی تشکیل عمل میں آئے گی اور لوگ خیانت کے گناہ اور آخرت کی گرفت سے بچ سکیں گے۔

☆☆..................☆☆

حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ

اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نور اللہ مرقدہ ملک عزیز کے نامور عالم دین، ہزاروں سے متجاوز علماء کرام کے استاذ، مجاہدین اسلام کے روحانی پیشوا، عظیم مصنف اور پارلیمنٹرین تھے۔ آپ عرصہ دراز سے ایوان بالا کے ممبر رہے۔ آپ کو شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ باپ ملا۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ جیسا استاذ اور مصلح ملا۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، حافظ الحدیث والقرآن مولانا محمد عبداللہ درخواستی جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انور رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے محسن و مربی ملے۔ آپ ایک عرصہ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کے نائبین میں سے رہے۔

عقیدۂ ختم نبوت سے نہ صرف والہانہ عقیدت و محبت تھی بلکہ قائدین تحریک ختم نبوت حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ جیسے زعما تحریک ختم نبوت کے ساتھ قرب رہا۔ مذکورہ بالا شخصیات کے بغیر دارالعلوم حقانیہ کا جلسہ نہیں ہوتا تھا۔ آپ کو طالب علمی کے زمانہ سے لکھنے پڑھنے کا ذوق وشوق تھا۔ الحق کی فائلیں اس کی شاہد عدل ہیں۔ الحق کی فائلوں سے حضرت امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سمیت اپنے زمانہ کے عظیم خطباء کی تقریر و خطبات آپ کے قلم سے ضبط شدہ نظر آتے ہیں۔ مشاہیر کے خطبات کی کئی جلدیں جو منصہ شہود پر آچکی ہیں۔ ان میں سے بھی اکثر تقاریر آپ کی نوک قلم سے نکلی ہوئی۔ آپ جنرل ضیاء الحق کے دور اقتدار میں ان کی شوریٰ کے ممبر رہے۔ اسی دوران آپ نے شریعت بل شوریٰ میں پیش کیا۔ کامیابی کتنی ملی مجھے اس سے بحث نہیں مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا۔ راقم کو حضرت مولانا کے ساتھ کئی طویل نشستیں نصیب ہوئیں۔

ایک مرتبہ دارالعلوم میں حاضری کا شرف نصیب ہوا۔ دورۂ حدیث شریف کے پندرہ سو طلبا ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے ہوئے تھے۔ میرے بہت ہی مہربان دوست قاری محمد اسلم مدظلہ نوشہرہ نے تعارف کرایا اور بتلایا کہ ”چناب نگر ختم نبوت کورس“ کا اعلان کرنا ہے۔ اس پر نہ صرف اجازت مرحمت فرمائی، بلکہ راقم کا اعلان کیا اور بڑے اعزاز و اکرام سے کیا اعلان و بیان کے بعد اپنے ساتھ دفتر اہتمام میں لے کر آئے۔ پختون روایات کے مطابق قہوہ اور چائے وغیرہ سے تواضع فرمائی۔

ایک مرتبہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دینے کے لئے جامعہ میں حاضر ہوا ان کے ایک خادم اور سیکریٹری نے کہا کہ ہمارے کچھ تحفظات ہیں۔ راقم نے عرض کیا کہ آپ کے تحفظات فرضی ہیں حضرت کانفرنس میں تشریف لائیں۔ حضرت والا کا اعزاز و اکرام نعروں کی گونج میں اعلان نہ کریں تو اس پر آپ حضرات تحفظات کا اظہار فرمائیں راقم نے مزید کہا کہ ہم تو دوسرے مسالک کے عمائدین کا اعلان بھی اعزاز و اکرام سے کرتے ہیں جبکہ حضرت مولانا تو

بھوانہ ضلع چنیوٹ میں ناموس رسالت کانفرنس

بھوانہ ضلع چنیوٹ کی تحصیل ہے، اس کے مضافات میں ٹالی منگینی نامی بستی میں ناموس رسالت کانفرنس ۱۹ نومبر کو منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا قمر منیر بھوانہ نے کی۔ مولانا سیّد علی حسنین شاہ، مولانا غلام مصطفیٰ خطیب چناب نگر، مولانا غلام حسین مبلغ جھنگ اور اسماعیل شجاع آبادی کے ناموس رسالت کی حفاظت کے عنوان پر بیانات ہوئے۔ آخر میں سرگودھا کے ثنا خواں جناب عبدالرؤف خان نے اپنی نعتوں، نظموں اور رانگڑی زبان میں لطائف سے سامعین کو محظوظ کیا، علماء کرام نے عہد لیا کہ ناموس رسالت کے تحفظ اور اس کے قانون (تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵-سی) کی حفاظت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا کہ وہ پوری قوم کو اطمینان دلائیں کہ وہ قانون تحفظ ناموس رسالت کو نہیں چھیڑیں گے۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

ہمارے بزرگ اور بزرگ زادہ ہیں۔ آپ کا اعزاز واکرام ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ راقم نے حضرت سے کہا کہ آپ کے خدام آپ کو دواڑھائی سو کے اجتماعات میں لے جاتے ہیں جبکہ ہزاروں کے اجتماعات میں نہیں لے جاتے وعدہ تو فرمایا لیکن علالت کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے۔

راقم نے ایک صاحب سے متعلق کہا کہ آپ جب اس کی گاڑی میں تشریف لے جاتے ہیں تو عوام شکوک وشبہات کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ فرمانے لگے کہ میں اس کی گاڑی میں سوار نہیں ہوتا بلکہ وہ میری گاڑی میں زبردستی آجاتا ہے۔ ایک اور موقع پر جب راقم نے حضرت مولانا کے حکم سے چناب نگر کے کورس کا اعلان کیا تو دعا کے بعد حضرت مولانا مجھے اپنے کمرہ میں لے آئے تو اس پر راقم نے عرض کیا کہ آپ کے اسفار کم ہونے کی وجہ سمجھ میں آئی کہ جامعہ میں آپ کے سامعین چودہ پندرہ سو کی تعداد میں ہوتے ہیں اوران میں سے کم ازکم نوے فیصد تو آپ کی تقریر سمجھ رہے ہوتے ہیں اور باہر تقریباً اس کے برعکس ہوتا ہے۔ مسکرا کر فرمانے لگے کہ میں تو ایک مدرس آدمی ہوں آپ کے پنجاب کے حضرات مجھے سیاست میں گھسیٹ لاتے ہیں۔

امسال ۲۵،۲۶/ اکتوبر کو چناب نگر میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کا وعدہ فرمایا تو اپنی علالت وکمزوری کی وجہ سے خود تشریف نہ لاسکے لیکن اپنے فرزند ارجمند مولانا حامد الحق اور اپنے قدیمی رفیق مولانا بشیر احمد شاد مدظلہ کو بھیجا۔ چنانچہ ان دونوں کے بیانات ہوئے اور مذکورہ بالا دونوں حضرات کی تشریف آوری سے کسی نہ کسی درجہ میں کمی پوری ہوئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جب ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی کی روداد شائع کی تو حضرت مولانا کا فون آیا کہ بھائی وہ روداد کہاں سے ملے گی؟ اور کتنے میں ملے گی وی پی بھجوادیں۔ راقم نے عرض کیا کہ حضرت یہاں دارالعلوم حقانیہ میں ملے گی اور ہدیتاً ملے گی، اس پر اظہار مسرت فرمایا۔ نیز کہا کہ یہ ساری روداد ہمارے والد صاحبؒ کے زمانہ کی ایک الماری میں موجود ہے، ارادہ تھا کہ اسے شائع کردیا جائے تو آپ سبقت لے گئے تو راقم نے برادر مکرم مولانا قاری محمد اسلم صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوشہرہ سے درخواست کی کہ روداد کی کاپی حضرت مولانا کو دے کر آئیں تو قاری محمد اسلم دے کر آئے، اس پر پھر مولانا نے شکریہ کا فون کیا۔

کافی عرصہ راقم کا معمول رہا کہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کا دعوت نامہ مولانا محمد اسلم کو ساتھ لے کر پہنچا کر آتا رہا اور ایسے ہی جامعہ کے دورۂ حدیث شریف کے طلبا کرام میں ختم نبوت کورس کا اعلان بھی کرتا رہا۔

غرضیکہ جب بھی دارالعلوم حقانیہ میں حاضری ہوئی انتہائی خندہ پیشانی سے ملے اور انتہائی محبت کا اظہار فرمایا۔

گزشتہ سے پیوستہ سال جب دورہ والوں کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دے کر فارغ ہوا تو حضرت مولانا راقم کا ہاتھ پکڑ کر لائے اور کھانا کھانے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا: حضرت کھانے کا وعدہ تو مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ سے کیا ہوا ہے۔ فرمانے لگے کہ وہ کوئی خاص قسم کا کھانا ہوگا؟ تو راقم نے عرض کیا کہ حضرت خاص و عام کا تو مجھے پتہ نہیں اپنے ساتھ بٹھایا اور پختون روایات کے مطابق گوشت کے ٹکڑے بنا کر راقم کو دیتے رہے۔

غرضیکہ ان کی شفقتیں اور محبتیں ایک عرصہ تک یاد رہیں گی۔ اللہ پاک ان کے گلشن کو قیامت تک آباد و شاداب رکھیں۔ حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ، مولانا حامد الحق، مولانا راشد الحق اور تمام اساتذہ ورفقاء کو اس کی حفاظت اور آبیاری کی توفیق نصیب فرماتے رہیں۔ ☆☆☆

چھدرو میانوالی میں ختم نبوت کانفرنس

چھدرو واں بھچراں سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر شمال میں واقع ایک قصبہ ہے۔ جہاں چند روز قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک یونٹ قائم ہوا۔ جس کے عہدیداران حسب ذیل ہیں:

سرپرست: جناب عبدالحمید خان، امیر: مولانا نعمت اللہ، ناظم اعلیٰ: مولانا قدرت اللہ، ناظم تبلیغ: رفیع اللہ خان، ناظم نشرواشاعت: ضیاء الرحمٰن، خازن: محمد اکبر خان۔

مجلس کے یونٹ کی تشکیل کی نگرانی میانوالی اور خوشاب اضلاع کے مبلغ مولانا محمد نعیم نے کی۔ یونٹ نے ۱۱/ نومبر کو جامع مسجد چھدرو میں کانفرنس کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ بفضل اللہ تعالیٰ ۱۱/ نومبر ظہر سے عصر تک کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مقامی امیر نے کی۔ تلاوت و نعت کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور ناموس رسالت کے عنوان پر تقریباً ایک گھنٹہ بیان کیا۔

آسیہ ملعونہ

گستاخِ رسول کی رہائی کے خلاف احتجاجی مظاہرے

مولانا محمد ابراہیم ادہمی

سرائے نورنگ ..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکی مروت کے زیر اہتمام ملک بھر کی طرح سرائے نورنگ میں بروز بدھ ۳۱ راکتوبر ۲۰۱۸ء کو توہین رسالت کیس میں لاہور ہائی کورٹ سے سزا یافتہ گستاخ آسیہ ملعونہ کو سپریم کورٹ کے فیصلے پر اس کی رہائی کے خلاف ہنگامی طور پر نماز ظہر کے بعد احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس کی قیادت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم صاحب اور ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ صاحب نے کی جبکہ اس موقع پر جے یو آئی ضلع لکی مروت کے سابقہ جنرل سیکرٹری مولانا بشیر احمد صاحب، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، مولانا محمد ظہور احمد نقشبندی، مولانا فاروقی، حاجی عظیم خان، ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا سمیع اللہ مجاہد، مفتی رضوان اللہ، تحصیل ناظم مولانا اعزاز اللہ صاحب، تحصیل کونسلر اختر زمان، متحدہ شاپ کیپر ایسوی ایشن کے صدر حاجی امان اللہ اور مولانا محمد امجد طوفانی سمیت بڑی تعداد میں شہریوں نے شرکت کی مظاہرین نے گستاخ رسول آسیہ مسیح کی رہائی کے خلاف شدید نعرے بازی کی مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ آسیہ مسیح نے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی کی ہے، آسیہ مسیح پر یہ جرم ثابت ہونے کے بعد لاہور ہائیکورٹ نے اسے سزائے موت کی سزا سنائی تاہم گزشتہ روز سپریم کورٹ آف پاکستان نے لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اُسے بری کر دیا جو کہ ایک غلط اور قابل افسوس فیصلہ ہے مقررین کا مزید کہنا تھا کہ اگر ایک طرف توہین عدالت ہے تو دوسری طرف پیارے نبی پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا سوال ہے توہین عدالت سے بڑا مسئلہ توہین رسالت کا ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت محفوظ رہے گی تو یہ ملک اور عدالتیں بھی محفوظ رہیں گی اُن کا کہنا تھا کہ آسیہ مسیح کو مغربی آقاؤں کی ایما پر آزاد کیا گیا تو کل کوئی دوسرا شخص توہین رسالت کا جرم کرے گا اُنہوں نے سپریم کورٹ آف پاکستان اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر کے آسیہ مسیح کا نام نہ صرف ای سی ایل میں ڈالا جائے بلکہ انہیں قرار واقعی سزا دی جائے بصورت دیگر عاشقان رسول اپنا پر امن احتجاج جاری رکھیں گے۔ اسی روز لکی سٹی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل لکی کے زیر اہتمام احتجاجی ریلی نکالی گئی ریلی میں لکی سٹی کے تمام مدارس کے علماء کرام وطلباء کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں عاشقان رسول نے شرکت کی، ریلی سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکی مروت تحصیل کے امیر شیخ الحدیث مولانا احمد سعید صاحب، ختم نبوت لکی تحصیل کے ناظم حافظ قدرت اللہ صاحب، جے یو آئی ضلع لکی مروت کے امیر مولانا عبدالرحیم صاحب، مولانا احمد شاہ قریشی صاحب، مولانا عبدالوکیل صاحب، شیخ الحدیث مولانا عبدالمتین صاحب سمیت دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ مقررین نے سپریم کورٹ کے فیصلے کو مسترد کر دیا اور کہا کہ از سر نو فل کورٹ تشکیل دیکر گستاخ آسیہ ملعونہ کیس پر نظر ثانی کی جائے۔ شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ زندگی کی آخری سانس تک ناموس رسالت کا تحفظ کریں گے۔ ۲ رنومبر کو بھی نماز جمعہ کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکی مروت اور جے یو آئی تحصیل نورنگ کے زیر اہتمام گستاخ آسیہ مسیح ملعونہ کی بریت کے خلاف احتجاجی ریلی نکالی گئی جس کی قیادت ختم نبوت کے ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم، ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ اور ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے کی جبکہ اس موقع پر مفتی عبدالغفار صاحب، شیخ الحدیث مولانا حسین احمد صاحب، مولانا طیب طوفانی، مولانا بشیر احمد حقانی صاحب، صاحبزادہ امین اللہ، جے یو آئی تحصیل نورنگ کے جنرل سیکرٹری مولانا سفیر اللہ صاحب، تحصیل ناظم مولانا اعزاز اللہ صاحب، مولانا ماسٹر عمر خان، جے یو آئی ضلع لکی مروت کے جنرل سیکرٹری مولانا سمیع اللہ مجاہد صاحب، جماعت اسلامی کے ضلعی امیر

حاجی عزیز اللہ، عبدالرزاق، قومی وطن پارٹی کے امیر زادہ خٹک سمیت ہزاروں کی تعداد میں شہریوں نے شرکت کی ریلی کے شرکاء نے ایمانی جذبہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے آسیہ مسیح کی رہائی ''نا منظور نا منظور'' کے فلک شگاف نعرے لگائیں سرائے نورنگ کی تاریخ کی سب سے بڑی عاشقان رسول کی احتجاجی ریلی تھی مقررین نے اپنے خطاب میں اس فیصلے کی شدید مخالفت کرتے ہوئے اس کی مذمت کی اور کہا کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے مذکورہ کیس کا فیصلہ سناتے وقت مدعی کو کمرہ عدالت کے اندر جانے نہیں دیا جو کہ کئی شکوک وشبہات کو جنم دیتا ہے آسیہ ملعونہ کی رہائی سے مسلمانوں کے جذبات اور احساسات مجروح ہوئے ہیں، پاکستانیوں سمیت پوری اُمت مسلمہ سپریم کورٹ کے اس فیصلے کو مسترد کرتی ہے اور متفقہ طور پر یہ مطالبہ کرتی ہے کہ آسیہ ملعونہ کو سرعام پھانسی پر لٹکا کر نشان عبرت بنایا جائے۔مقررین نے وزیراعظم عمران خان کو کڑی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ حکومت پوپ بینی ڈیکٹ سمیت مغربی آقاؤں کے شدید دباؤ میں آئی تبھی آسیہ ملعونہ کی بریت کا فیصلہ کیا اور اب اقوام متحدہ سمیت مغربی ممالک نے مذکورہ فیصلے پر وزیراعظم عمران خان اور جسٹس ثاقب نثار کو داد دی ہے۔مقررین نے مذکورہ کیس سے متعلق میڈیا پر جو پابندی لگائی گئی اُس کی شدید مذمت کی اور اِسے آزادی صحافت اور آزادی اظہار رائے کے منافی قرار دیا اُن کا کہنا تھا کہ تعجب کی بات یہ کہ عالمی میڈیا نے اس کیس سے متعلق درجنوں رپورٹیں نشر کیں تاہم پاکستانی میڈیا کو آسیہ ملعونہ کیس سے دور رہنے پر مجبور کیا جارہا ہے، انہوں نے مزید کہا کہ وزیراعظم عمران خان نے آسیہ ملعونہ کی جس طرح وکالت شروع کی ہے یہ عالم اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ کھلم کھلا مذاق ہے وزیراعظم کو آج سڑکیں بند کرنے کے نقصانات نظر آرہے ہیں تاہم وہ یہ کیوں بھول رہے ہیں کہ انہوں نے سول نافرمانی کا اعلان کرتے ہوئے نہ صرف ۱۲۶ دنوں تک دھرنا دیا بلکہ پی ٹی وی اور پارلیمنٹ سمیت دیگر سرکاری ونجی املاک کو نقصان پہنچایا جس سے قومی خزانے کو اربوں ڈالر کا نقصان اُٹھانا پڑا ریلی کے شرکاء نے متفقہ طور پر قرارداد کے ذریعے حکومت اور اعلیٰ عدلیہ سے مطالبہ کیا کہ سپریم کورٹ کا فل بینچ تشکیل دے کر اس فیصلے پر نظر ثانی کی جائے اور آسیہ ملعونہ جن کے خلاف تمام تر ثبوت موجود ہیں' کو سرعام پھانسی دی جائے۔

نماز جمعہ کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پی کے ۹۲ کے امیر مولانا مطیع اللہ صاحب، مولانا محمد زعفران صاحب، مولانا عبیداللہ صاحب، مولانا ارشاد اللہ صاحب، حاجی معین اللہ جان صاحب، مولانا محمد رضا صاحب اور مولانا محمد یوسف سمیت دیگر علماء کرام کی قیادت میں عزنی خیل کے میں اڈہ میں احتجاجی مظاہرہ منعقد ہوا دور دراز دیہاتوں سے ہزاروں کی تعداد میں عاشقان ختم نبوت نے شرکت کی۔مقررین نے اس بات پرغم وغصہ کا اظہار کیا کہ عاشق رسول غازی ممتاز قادری کو پھانسی دی گئی جبکہ گستاخ رسول ملعونہ آسیہ کو بری کردیا یہ کیسا انصاف ہیں کہ ایک اسلامی ملک میں ایک گستاخ کو پروٹوکول دے کر باعزت طور پر رہا کردیا گیا ہم اس فیصلے کو نہیں مانتے سپریم کورٹ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے۔

نماز جمعہ کے بعد ضلع لکی مروت کے ایک اور بڑے شہر تجوڑی بازار میں جے یو آئی کے راہنما مولانا اصغر علی صاحب، مولانا محمد طاہر صاحب شیخ الحدیث مولانا مبارک شاہ صاحب کی قیادت میں ہزاروں عاشقان رسول نے احتجاجی ریلی نکالی یہاں پر بھی مقررین نے سپریم کورٹ کا فیصلہ مسترد کیا اور شدید غم و غصے کا اظہار کیا اور حکومت پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ گستاخ رسول آسیہ مسیح کی رہائی سے مسلمانوں کے ایمانی جذبات واحساسات مجروح ہوئے ہیں اسی وجہ سے مسلمانانِ پاکستان میں شدید غم وغصہ پایا جاتا ہے اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ملک میں ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وناموس محفوظ نہیں ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت نے بروز جمعرات گستاخ آسیہ ملعونہ کی جیل رہائی کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم صاحب کی صدارت میں جامع مسجد بیناری میں علماء کرام کا ہنگامی اجلاس منعقد کیا۔ اس موقع پر ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ صاحب، ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم اوچی، صاحبزادہ امین اللہ، مولانا محمد طیب طوفانی اور سابق ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا بشیر احمد حقانی سمیت دیگر علمائے کرام نے شرکت کی اُنہوں نے اس بات پر نہایت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ گستاخ رسول آسیہ مسیح کے معاملے پر حکومت والے ایک طرف علماء کرام سے معاہدہ کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف رات کی تاریکی میں چوری چھپے جیل سے باعزت رہا کرتے ہیں گستاخ رسول

آسیہ ملعونہ کی رہائی سے مسلمانوں کے ایمانی جذبات واحساسات مجروح ہوئے ہیں اسی وجہ سے مسلمانان پاکستان میں شدید غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ حکومت اپنے فیصلے پر نظر ثانی کریں۔

۹ر نومبر بروز جمعہ کوکی مٹی میں قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب کے حکم پر ایک عظیم الشان ریلی نکالی گئی جس کی قیادت ضلعی امیر مولانا عبدالرحیم صاحب کر رہے تھے، انہوں نے حکومت کی دوغلی پالیسی پر شدید تنقید کی اور قائدین کے حکم پر ہر قسم کی قربانی کے لئے عزم مصمم کیا۔ ریلی میں ہزاروں کی تعداد میں عاشقان رسول نے شرکت کی۔☆☆☆

۱۷ویں سالانہ سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس، نورنگ

نورنگ (مولانا محمد ابراہیم ادہمی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت اور رویت ہلال کمیٹی تحصیل نورنگ کے زیر اہتمام ہر سال کی طرح اس سال بھی سالانہ سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس جامع مسجد مولانا جمعہ خان (مرحوم) نورنگ میں بروز ہفتہ منعقد ہوئی۔ کانفرنس دن بارہ بجے شروع ہو کر چار بجے تک جاری رہی، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے سرانجام دیئے۔ گزشتہ سالوں کی نسبت امسال کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، جس سے جامع مسجد کی وسیع وعریض عمارت لوگوں کے لئے کم پڑ گئی۔ کانفرنس سے جے یو آئی کے صوبائی سینئر نائب امیر مولانا مفتی کفایت اللہ مدظلہ، پیر طریقت شیخ الحدیث مولانا سید عبداللہ شاہ مدظلہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی ناظم و جے یو آئی تحصیل نورنگ کے امیر مفتی ضیاء اللہ مدظلہ، رویت ہلال کمیٹی تحصیل نورنگ کے صدر مفتی عبدالغفار مدظلہ، جے یو آئی ضلع لکی مروت کے سابقہ ضلعی جنرل سیکریٹری مولانا بشیر احمد حقانی صاحب اور ختم نبوت کے ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان نے بھی خطاب کیا، جبکہ اس موقع پر جے یو آئی کے صوبائی رہنما مولانا صدر عبدالوحید، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم صاحب، شیخ الحدیث مولانا سیف اللہ جان صاحب، تحصیل ناظم نورنگ مولانا اعزاز اللہ صاحب، مولانا حافظ امیر پیاؤ شاہ صاحب، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی اور ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ جان سمیت کثیر تعداد میں علمائے کرام موجود تھے۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ گستاخ آسیہ ملعونہ کی رہائی نہایت افسوس کی بات ہے ایک اسلامی ملک میں گستاخ رسول آسیہ ملعونہ کو باعزت رہا کرنا اور عاشق رسول غازی ممتاز قادریؒ کو پھانسی دینا کہاں کا انصاف ہے، ہم سپریم کورٹ کے اس متنازع فیصلہ کو مسترد کر کے از سر نو مقدمہ پر نظر ثانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر عدالت کی توہین عدالت منظور نہیں تو ہمیں توہین رسالت برداشت نہیں۔ مقررین نے مزید کہا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوری دنیا کے لئے رحمت ہیں، اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سرچشمہ ہیں، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے خزانے لٹائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اپنانے سے اب بھی رحمتیں برستی ہیں اور دنیا میں امن وامان قائم ہو سکتا ہے موجودہ بدامنی کا واحد حل قرآن وسنت کی تعلیمات کو اپنانا اور ان قوانین کو نافذ کرنا ہے تا کہ نئی نسل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے روشناس کرایا جائے، انہوں نے حکمرانوں اور اراکین پارلیمنٹ و مقتدر قوتوں کو متنبہ کیا کہ ختم نبوت کے خلاف سازشوں سے باز آجائیں اور پاکستان کی اعلیٰ عدلیہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے اور متنازع فیصلوں سے اجتناب کرے، انہوں نے کہا کہ ہائی کورٹ تک تمام عدالتوں نے گستاخ رسول آسیہ ملعونہ کا جرم ثابت ہونے پر اور خود گستاخی کا اقرار کرنے پر پھانسی کی سزا سنائی تھی جبکہ سپریم کورٹ کا ماتحت عدالتوں کا فیصلہ کالعدم کر کے گستاخ آسیہ ملعونہ کو مغربی ممالک کے دباؤ پر رہا کرنا کون سا انصاف ہے؟ حکومت ختم نبوت کے مقدس نام پر سیاست نہ چمکائے کہ ایک طرف عاشقان رسول کو ایکشن کی دھمکی دے رہے ہیں اور دوسری طرف گستاخ آسیہ ملعونہ کو تحفظ دینے کے ساتھ ساتھ عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ مقررین نے مزید کہا کہ ختم نبوت ہی واحد پلیٹ فارم ہے جس پر پوری قوم متفق ہے۔ شرکاء کانفرنس نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ زندگی کی آخری سانس تک ختم نبوت کا دفاع کرتے رہیں گے اور اس پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ کانفرنس میں مقامی پولیس کے ساتھ جے یو آئی کی ذیلی تنظیم انصار الاسلام کے رضا کاروں نے تحصیل سالار مولانا نگل فراز شاہ کی نگرانی میں سیکورٹی کی خدمات سرانجام دیں۔ سیرت کانفرنس میں دین اسلام کے تمام شعبوں میں بے لوث خدمات پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ناظم مالیات و رویت ہلال کمیٹی تحصیل نورنگ کے منتظم و پریس سیکریٹری مولانا محمد ابراہیم ادہمی کو روایتی پگڑی پہنائی گئی۔ اس طرح یہ کانفرنس پیر طریقت شیخ الحدیث مولانا سیف اللہ جان مدظلہ کی دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔

سندھ کی ڈائری

مرکزی مبلغین کا دورۂ نواب شاہ

نواب شاہ (قاری عبداللہ فیض) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب (کراچی) اور مولانا مفتی محمد راشد صاحب مدنی (رحیم یار خان) دو روزہ دورہ پر نواب شاہ تشریف لائے۔ ۱۳ر نومبر ۲۰۱۸ء بروز منگل صبح ۹ بجے مدرسہ نورالہدیٰ محمدیہ عباسی واٹر میں ناشتہ کیا اور مدرسہ کے مہتمم سائیں نوراحمد عباسی اور قاری نیاز احمد خاصخیلی اور دیگر ساتھیوں سے ملاقات کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے زیر تعمیر مرکز کے تعمیراتی کام کا جائزہ لیا۔ ۳ بجے سے ۵:۳۰ بجے تک تحفظ ناموس رسالت وختم نبوت سیمینار میں بیانات کیے۔ نماز مغرب کے بعد سے رات ۹ بجے تک عالماں مسجد میں شعور ختم نبوت وفہم دین کورس پڑھایا۔ اس کے بعد نواب شاہ کی تحصیل قاضی احمد کی مرکزی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب فرمایا اور رات گئے واپسی ہوئی، رات کا قیام بھائی شکیل احمد صاحب کے ہاں ہوا۔ ۱۴ر نومبر ۲۰۱۸ء بروز بدھ صبح ۸:۳۰ بجے ''میونسپل ہائیر سیکنڈری اسکول'' کے اسمبلی گراؤنڈ میں اساتذہ وطلباء سے حضرت مولانا مفتی محمد راشد صاحب مدنی نے خطاب کیا۔ اس کے بعد نواب شاہ کے مقامی امیر مولانا محمد انیس صاحب کے پرائیویٹ ادارہ ''اقرأ حسنہ الاطفال'' میں اساتذہ، طلباء و طالبات میں مفتی صاحب کا بیان ہوا۔ اس کے بعد ختم نبوت کے وفد نے ''دارالعلوم تفہیم القرآن'' کے مہتمم قاری عبدالخالق صاحب سے ان کے والد حضرت مولانا عبدالسلام صاحب کی وفات پر تعزیت کی اور دیگر اساتذہ کرام سے ملاقات کی۔ اس کے بعد مدرسہ ''جامعہ دارالعلوم نواب شاہ'' میں مفتی محمد اکمل صاحب ودیگر علماء کرام سے ملاقات کی۔ مدرسہ ''جامعہ محمدیہ عربیہ'' میں مدرسہ کے مہتمم قاری محمد اسماعیل، مولانا محمد یاسین صاحب، مفتی عبدالرؤف رحیمی صاحب، مولانا طارق محمود ڈوو دیگر اساتذہ سے ملاقات کی۔ بعدازاں مدرسہ ''جامعہ دارالعلوم الحسینیہ'' کی شاخ ''جامعہ دارالعلوم عزیزیہ حسینیہ'' دوڑ میں بعد نماز ظہر علماء وطلباء سے مفتی محمد راشد مدنی تفصیلی خطاب کیا اور حضرت قاضی صاحب نے دعا فرمائی، مدرسہ کے مہتمم وشیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اشرف صاحب، بھائی عبدالشکور صاحب ودیگر سے ملاقات کی۔ ظہرانہ مدرسہ ''دارالعلوم حقانیہ'' دوڑ میں کیا۔ اس کے بعد دبئی میرج ہال دوڑ میں ختم نبوت سیمینار سے ۳ بجے سے ۵ بجے تک بیانات ہوئے۔ اس کے بعد مغرب سے رات ۹ بجے تک عالماں مسجد نواب شاہ میں کورس پڑھایا۔ اس پورے دورے میں نواب شاہ کے مبلغ حضرت مولانا تجمل حسین صاحب، مقامی امیر حضرت مولانا محمد انیس صاحب اور حافظ محمد شفیق صاحب بھی ہمراہ رہے۔

اللہ پاک ان تمام پروگرامات کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطاء فرمائے اور ہم سب کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین۔

دوروزہ شعور ختم نبوت وفہم دین کورس

نواب شاہ (قاری عبداللہ فیض) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے زیر اہتمام دوروزہ شعور ختم نبوت وفہم دین کورس مؤرخہ ۱۳،۱۴ر نومبر ۲۰۱۸ء بروز منگل، بدھ جامع مسجد عالماں میں منعقد ہوا۔ کورس کی ابتدائی نشست کا آغاز بروز منگل بعد نماز مغرب قرآن کریم کی تلاوت سے کیا گیا، جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض بحمداللہ تعالیٰ راقم نے سرانجام دیئے۔ پہلے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے امیر حضرت مولانا قاری محمد انیس صاحب نے مختصر بیان فرمایا پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ حضرت مولانا تجمل حسین نے بیان فرمایا۔ ان کے بعد خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے مسلمانوں کے عقائد اور قادیانی تحریفات پر بیان فرمایا۔ ان کے بعد مناظر ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد راشد صاحب مدنی نے فروعی اور اصولی اختلاف کا فرق اور مسلمان اور قادیانیوں کے مابین ۶ اصولی اختلاف وضاحت سے بیان فرمائے اور شرکاء کورس سے قلم بند بھی کروائے۔ نماز عشاء کے بعد دوسری نشست ہوئی اس نشست میں حضرت مولانا مفتی محمد راشد صاحب مدنی نے رفع ونزول حضرت عیسیٰ پر گفتگو فرمائی۔ بروز بدھ بعد نماز مغرب کورس کی تیسری نشست ہوئی، اس نشست میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے شرکاء کورس اور تشنگان علم کے سامنے عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیوں کے غلیظ عقائد کا تذکرہ فرمایا اور آگاہی کے لئے چند کتب کے نام لکھوائے۔ بعدازاں حضرت مولانا مفتی محمد راشد صاحب مدنی نے آج پھر مسلمان اور قادیانیوں کے مابین ۱۰ اصولی بنیادی اختلافات وضاحت سے بیان فرمائے اور رفع و نزول

حضرت عیسیٰؑ پر مفصل درس دیا۔نماز عشاء کے بعد سوال وجواب کی نشست ہوئی حضرت مولانا مفتی محمد راشد صاحب مدنی نے شرکاء کورس کے سوالوں کے جواب دیئے اور دعاء فرمائی۔ کورس میں مدارسِ دینیہ کے علماء، طلباء، ڈاکٹرز اور تاجروں سمیت مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کی طرف سے شرکاءِ کورس میں جماعت کا لٹریچر اور کتب تقسیم کی گئیں اور دونوں دن شرکاءِ کورس کے لئے جماعت کی طرف سے عشائیہ کا بھی انتظام کیا گیا۔کورس کی کامیابی کیلئے عالماں مسجد کی انتظامیہ قاری محمد عبداللہ صاحب اور ڈاکٹر حامد اکبر شیخ صاحب ودیگر ساتھیوں نے بھرپور تعاون کیا۔اللہ پاک اس پروگرام کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطاء فرمائے اور ہم سب کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔آمین۔

تحفظ ناموسِ رسالت وختم نبوت سیمینار

نواب شاہ (قاری عبداللہ فیض) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے زیر اہتمام ۱۳؍نومبر ۲۰۱۸ء بروز منگل علیو گیسٹ ہاؤس اینڈ مصالحہ ریسٹورنٹ میں تحفظ ناموسِ رسالت وختم نبوت سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔سیمینار کی کارروائی سہ پہر تقریباً ۳ بجے شروع ہوئی۔سیمینار کا آغاز مدرسہ مریم تجوید القرآن کے طالب علم حافظ محمد حاشر نے تلاوت قرآن کریم سے کیا، حافظ محمد اعظم نے حمد ونعت کا ہدیہ پیش کیا جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض بحمداللہ تعالیٰ راقم نے سرانجام دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے امیر حضرت مولانا قاری محمد انیس صاحب نے بیان فرمایا۔ان کے بعد حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب (مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) نے خطاب فرمایا،انہوں نے جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی حالات حاضرہ سے متعلق انتھک محنت کو ذکر فرمایا اور امت مسلمہ کی ذمہ داری کا تذکرہ کرتے ہوئے مستقل کام کرنے کی فکر دلائی۔ آخر میں مناظر ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب نے عقیدۂ ختم نبوت اور امت مسلمہ کی ذمہ داری سے متعلق خطاب فرمایا۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ حضرت مولانا تجمل حسین صاحب نے شرکاء سیمینار کا شکریہ ادا کیا اور نواب شاہ میں جماعتی کام کی تفصیلات بیان کیں۔مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے دعا کرائی۔سیمینار میں شہر کے تمام علماء کرام، ڈاکٹر، انجینئر اور اسکول وکالج کے ماسٹر اور پروفیسر، خصوصی طور پر آل سندھ تاجر اتحاد کے نائب صدر حاجی عبدالقیوم قریشی صاحب، تاجر اتحاد نواب شاہ کے جنرل سیکرٹری راؤ محمد جاوید صاحب، موبائل ایسوسی ایشن کے صدر محمد راشد قریشی، محمد فیضان قریشی، محمد جنید ملک سمیت دیگر تاجر حضرات نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے سیمینار کے اختتام پر شرکاء کے لئے ریفریشمنٹ کا انتظام بھی کیا گیا اور جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اور نماز عصر بھی ہال میں ادا کی گئی۔ اللہ پاک اس پروگرام کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہم سب کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔آمین۔

جامع مسجد شیخ لاہوریؒ جھنگ صدر

پچھلے دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے بزرگ مبلغ مولانا غلام حسین مدظلہ نے فون پر ارشاد فرمایا کہ جامع مسجد شیخ لاہوری ہمارا قدیمی مرکز ہے۔کافی عرصہ ہوا وہاں کوئی تبلیغی پروگرام نہیں ہوسکا تو راقم نے چناب نگر کانفرنس کے سلسلہ میں چناب نگر جاتے ہوئے وقت دے دیا۔محلّہ اور مسجد شیخ لاہوریؒ کے نام سے منسوب ہیں، یہ ایک بزرگ تھے جو لاہور سے آکر جھنگ صدر میں دین متین کی خدمت کرتے رہے۔شیخ لاہوریؒ مسجد میں مولانا مفتی عبدالحلیم نقشبندیؒ ایک عرصہ تک خطابت کے جواہر پارے بکھیرتے رہے۔موصوف ۱۹۳۱ء میں پیدا ہوئے۔پانی پت میں حفظ کیا۔آپ کے بڑے بھائی مولانا عبدالرحیم پانی پتیؒ جامع مسجد شیخ لاہوریؒ کے خطیب تھے۔ان کے زیر سایہ علوم اسلامیہ کی تعلیم حاصل کی اور تکمیل کے مراحل طے کئے۔ جمعیت علماء اسلام میں آگئے۔شیخ الاسلام مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ کے زیر سایہ اپنی صلاحیتوں کو جمعیت علماء اسلام کے لئے وقف کئے رکھا اور اکابرین جمعیت کے زیر سایہ ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء کی تحریکہائے ختم نبوت اور ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں مردانہ وار حصہ لیا۔قید وبند کی صعوبتیں ان کے راستہ کی رکاوٹ نہ بن سکیں۔ ۱۹۷۷ء کے انتخابات میں جمعیت علماء اسلام کی طرف سے صوبائی اسمبلی کے الیکشن میں بھی حصہ لیا، بہت دبنگ انسان تھے۔آج کل مسجد شیخ لاہوریؒ کے امام وخطیب ہیں۔اللہ پاک نے انہیں لحن داؤدی سے سرفراز فرمایا ہے اور وہ اپنی خداداد آواز سے قوم کے قلوب واذہان کو جلا بخشتے ہیں۔ ہمارے مولانا غلام حسین جوانی کے دور میں یہاں ہر ماہ میں ایک دن درس دیتے تھے، راقم کو بھی کئی مرتبہ حاضری کا شرف حاصل ہوا۔(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی زندگی کے مختلف گوشوں کا

احاطہ کرتی ایک مختصر سوانح حیات

تذکرہ

شہیدِ اسلام

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ

ترتیب: شاہینِ ختمِ نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

ضخامت: 407 صفحات

رعایتی قیمت: 150 روپے

ملنے کا پتہ:

دفتر عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت ایم اے جناح روڈ، کراچی

رابطہ نمبر: 0213-2780340 / 0213-2780337